ٹیلیفون نمبر ۹۱
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الفضل بِیَدِ اللہِ یُؤتیہِ مَن یَّشاءُ ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان
رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

خطبہ نمبر

# الفضل قادیان

روزنامہ
ایڈیٹر:- غلام نبی
قیمت ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۵ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۰ محرم ۱۳۵۶ھ | یوم شنبہ | مطابق ۳ اپریل ۱۹۳۷ء | نمبر ۷۷

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### خدا اپنی تجلیات کے ساتھ صادقوں کے دل پر نزول کرتا ہے

"وُہ خدا جس کا قوی ہاتھ زمینوں ۔ اور آسمانوں ۔ اور ان سب چیزوں کو جو اُن میں ہیں ۔ تھامے ہوئے ہے ۔ وُہ کب انسان کے ارادوں سے مغلوب ہو سکتا ہے ۔ اور آخر ایک دن آتا ہے ۔ جو وُہ فیصلہ کرتا ہے ۔ پس صادقوں کی یہی نشانی ہے ۔ اور انجام انہی کا ہوتا ہے ۔ خدا اپنی تجلیات کے ساتھ ان کے دل پر نزول کرتا ہے ۔ پس کیونکر وُہ عمارت منہدم ہو سکے جس میں وُہ حقیقی بادشاہ فروکش ہے ۔ ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو ۔ گالیاں دو جس قدر چاہو ۔ اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو ۔ اور میرے استیصال کے لئے ہر ایک قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو ۔ پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دیگا ۔ کہ اس کا ہاتھ غالب ہے ۔ نادان کہتا ہے ۔ کہ میں اپنے منصوبوں سے غالب ہو جاؤں گا ۔ مگر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی دیکھ ۔ میں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دُونگا ۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶)

## مدینۃ المسیح

قادیان ۔ یکم اپریل ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ رات کو دیر تک کام کرنے کے ناساز رہی ۔

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے نے نظارت تعلیم و تربیت کا چارج لے لیا ہے ۔ اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نظارت امور عامہ و خارجہ کا چارج لے رہے ہیں ۔

احباب یہ سُن کر خوش ہونگے ۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جناب میر قاسم علی صاحب کی اہلیہ صاحبہ کو بیماری سے پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے ۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا کرتے رہیں ۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی ظفر محمد صاحب ۔ اور مولوی محمد شریف صاحب کو پنڈوری بینساں ضلع گورداسپور بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے ۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے آج جامعہ احمدیہ کے مولوی فاضل امیدواران کا دینیات اور انگریزی کا امتحان لیا گیا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# امام صاحب احمدیہ مشن لنڈن کی دینی خدمات کا اثر

## ایک معزز غیر احمدی کے قلب پر

لنڈن میں عیدالاضحٰے کی تقریب احمدیہ مشن لنڈن کے زیر اہتمام جس شاندار طریق سے منائی گئی۔ انگلستان کے نہائت اعلےٰ طبقہ اور حکومت کے معزز ترین ارکان نے جس فراخ دلی کے ساتھ اس میں شمولیت اختیار کی۔ اور انگلستان کے اعلےٰ پایہ کے اخبارات نے اپنے صفحات میں اُسے جس قدر اہمیت دی۔ اس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ اب ایک معزز غیر احمدی کا خط پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں انہوں نے احمدیہ مشن لنڈن اور امام صاحب احمدیہ مسجد لنڈن کی دینی خدمات کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ صاحب موصوف مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں۔

جناب مستطاب مولانا و متقدانا المحترم دام ظلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نیازمندانہ قلم اٹھانے کی جرأت کرتا ہوں۔ گزشتہ دو موقعے آپ کی زیارت سے مشرف ہونے کے احقر کو ملے جو میری عین خوش نصیبی کے باعث ہوئے۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر جو فرحتِ ایمانی مجھے حاصل ہوئی ہے وہ تحریر سے باہر ہے۔ میرا جوش عقیدت مجبور کرتا ہے۔ کہ آپ جیسی غیر معمولی ہستی کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کی ان عظیم الشان قومی اور اسلامی قربانیوں کا اظہار کروں۔ جو آپ کے لئے معمولی ہیں اور عامۃ الناس کے لئے اہم ترین۔ پھر خاصکر مغرب کے سب سے بڑے [illegible] پرست ملک انگلستان میں رہ کر آپ جس جانفشانی و جانکاہی سے اسلامی مشن کی خد[illegible] کر رہے ہیں۔ دنیا کے جمیع مسلمین کی گردنوں پر آپ کا بار احسان ہے۔ جزاک اللہ فی الد[illegible] خیرا۔

اس موقعہ پر میرا جذبۂ ایمانی جو خدمت [illegible] مشن کی کرنا چاہتا ہے۔ وہ میری کم مائیگی کے سبب خونِ جگر ہو کے رہے جاتا ہے۔ [illegible] محروم نہیں رہنا چاہتا۔ اور خدا سے دست بدعا ہوں۔ کہ وہ مجھے روز افزوں توفیق نیک عطا فرمائے۔ اور مجھے اس قابل کرے۔ کہ ہمیشہ اپنی طاقت سے زیادہ اسلامی خدمت کروں۔ ع "رحمت اگر قبول کرے کیا بعید ہے"۔ یعنے ہدیہ حقیر ہے۔ جس سے شرمندگی ہے لیکن امید ہے کہ قبولیت حوصلہ افزا ہوگی۔ لہذا خدمت عالی میں دس شلنگ ارسال ہیں۔ مزید عرض ہے کہ میری دلی خواہش ہے کہ اس مشن کی خدمت ہمیشہ اور ہر جگہ بہر حال دامے درمے قدمے کرتا رہوں۔ امید واثق ہے کہ آپ بندہ کو کارہائے نیک کے بجا لانے کا موقعہ دیتے رہا کریں گے۔

## درخواست ہائے دُعا

شیخ الطاف حسین صاحب کی اہلیہ کی صحت اب نسبتاً اچھی ہے۔ اہلیہ ڈاکٹر غلام علی صاحب [illegible] بیمار ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ بشارت احمد صاحب امرتسر نے سیکنڈ ایر کا امتحان دینا ہے۔ احباب کامیابی

# یوم التبلیغ ۴ اپریل ۱۹۳۷ء کو منایا جائے

غیر مسلم اقوام میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے امسال یوم التبلیغ ۴ اپریل ۱۹۳۷ء بروز اتوار منایا جائے گا۔ ہر احمدی مرد و عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کا فرض ہے۔ کہ اس دن جہاں تک ہو سکے غیر مسلموں کو دعوت اسلام دے۔ اور اس فرض کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

# مرکزی چندہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد

اس سے پہلے بیت المال کی طرف سے مختلف طریق پر بار بار اعلان ہو چکا ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے قواعد میں سے ایک قاعدہ ہے۔ کہ مرکزی چندوں کا روپیہ اپنے طور پر روکنے یا خرچ کرنے کا کسی جماعت یا فرد کو اختیار نہیں۔ مگر باوجود اس کے بعض دوستوں نے مرکزی روپیہ کو دوسرے مصرف میں لانے کے لئے روک لیا۔ جس کی رپورٹ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پہونچی۔ تو حضور نے حسب ذیل امور قاعدہ کے رنگ میں اپنے قلم سے تحریر فرمائے۔ جو حضور کے ارشاد کے ماتحت شائع کئے جاتے ہیں:

کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں کام کر کے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے۔ بلکہ خلاف عقل بھی ہے۔ کیونکہ اس طرح نظام بالکل درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دی جائے۔ تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائے گا۔ اور مرکزی کاموں کو سخت نقصان پہونچے گا:

پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے۔ کہ کسی جماعت کو مرکزی فنڈ خرچ کرنے کی خواہ امید منظوری کیوں نہ ہو۔ اجازت نہیں ہے۔ اور اگر کوئی انجمن آئندہ ایسا کرے گی۔ تو اس کے عہدیداران کو الگ کر دیا جائے گا اور اس انجمن کو جب تک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

ناظر بیت المال قادیان

# خریداران "الفضل" کو ضروری اطلاع

جن خریداروں کا چندہ ۱۶ مارچ لغایت ۱۶ اپریل ۱۹۳۷ء کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے وہ بیرونی ہوں یا مقامی ان کی فہرست ۲۵ مارچ کے پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔ ان سب کے نام ۸ اپریل ۳۷ء کو وی۔ پی ارسال ہونگے جو خریدار کسی وجہ سے وی پی وصول نہ کر سکتے ہوں۔ اور قیمت [illegible] بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہوں [illegible] اس ڈاک کی تعمیل کر سکے گا۔ جو ۶ اپریل کو یہاں پہونچ جائے۔

۸ اپریل کو وی۔ پی ڈاکخانہ میں دے دیئے جائیں گے۔ جنہیں وصول کرنا ہر اس خریدار کا اخلاقی فرض ہوگا۔ جو کوئی اطلاع نہ دیں گے۔ عدم وصولی کی صورت میں

16

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ محرم ۱۳۵۶ھ

## خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# گزشتہ تیئیس ۲۳ سالہ واقعات نے ثابت کر دیا

# کہ سلسلہ احمدیہ خدا تعالےٰ کا قائم کردہ ہے اور وہی اسے بڑھائیگا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۶ مارچ ۱۹۳۷ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

### آج سے ۲۳ سال قبل

اس مقام پر اسی مسجد (نور) میں ہمارے سامنے ایک ایسا سوال پیش ہوا تھا جو ہماری جماعت کے لئے

### زندگی اور موت کا سوال

تھا۔ تاریخ آج کی نہ تھی۔ لیکن مہینہ یہی تھا۔ جبکہ جماعت کے مختلف نمائندوں اور احباب کے سامنے یہ سوال اٹھایا گیا تھا۔ کہ آیا ہماری جماعت کا نظام اسلامی طریق کے مطابق خلافت کے ماتحت ہوگا یا مغربی طریق پر ایک انجمن کے ماتحت۔

میری عمر اس وقت پچیس سال دو ماہ کی تھی۔

### دنیوی تجربہ

کے لحاظ سے میں کوئی کام ایسا پیش نہیں کر سکتا تھا۔ اور نہیں کر سکتا۔ کہ جس کی بناء پر یہ کہا جا سکے۔ کہ مجھے دنیا کے کاموں کا کوئی تجربہ حاصل تھا۔ سلسلہ کے تمام کام ایک ایسی جماعت کے سپرد تھے جو اسوقت

### نظامِ خلافت کی شدید مخالف

تھی۔ اور اس کا دعوےٰ تھا۔ کہ نظام جماعت ایک انجمن کے ماتحت چاہیئے جس کے پریذیڈنٹ کو کسی قدر اختیارات تو دے دیئے جائیں۔ لیکن وہ کثرتِ رائے کا پابند ہو۔ اور خلافت کا نظام چونکہ اس زمانہ کے طریق اور اس زمانہ کی رَو کے خلاف ہے۔ اور اس نظام میں بہت سے نقائص ہیں۔ اس لئے اسے اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔

### حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت

ایک پریشانی۔ گھبراہٹ اور صدمہ کے ماتحت ہوئی تھی۔ اور ضروری نہیں۔ کہ جماعت پھر اسی غلطی کا اعادہ کرے۔ اس کے برخلاف میں اور بعض میرے احباب اس بات پر قائم تھے۔ کہ خلافت شریعت اسلامیہ کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ اور یہ کہ بغیر خلافت کے صحیح طریق کے اختیار کرنے کے جماعت اور سلسلہ کو کوئی ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ ہمارے متعلق کہا جاتا تھا۔ کہ ہم لوگ صرف

### خلافت کے حصول کے لئے

اس مسئلہ کو پیش کر رہے تھے۔ اور اپنی حکومت اور طاقت کے بڑھانے کا ذریعہ اسے بنا رہے تھے۔ جب میں نے دیکھا۔ کہ اس تائید کو ایک غلط رنگ دیا جاتا ہے۔ اور غلط پیرایہ میں اسے پیش کیا جاتا ہے۔ تو میں نے سمجھا۔ کہ خدا تعالےٰ کے سلسلہ کو کسی ایسے امر سے نقصان نہیں پہونچنا چاہیئے۔ جس کا ازالہ ہمارے امکان میں ہو۔ اور اس لئے میں نے مولوی محمد علی صاحب کو جو اسوقت اس تحریک کے لیڈر تھے۔ اس غرض سے بلوایا تا ان کے ساتھ کوئی مناسب گفتگو کی جا سکے۔ اس مسجد کے بائیں جانب نواب محمد علی خان صاحب کا مکان ہے۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تھی۔ اس کے ایک کمرہ میں میں نے مولوی محمد علی صاحب کو بلوا کر کہا۔ کہ خلافت کے متعلق کوئی جھگڑا پیش نہ کریں۔ اور اپنے خیالات کو صرف اس حد تک محدود رکھیں کہ ایسا خلیفہ منتخب ہو جس کے ہاتھ میں جماعت کے مفاد محفوظ ہوں۔ اور جو اسلام کی ترقی کی کوشش کر سکے۔ چونکہ صلح ایسے ہی امور میں ممکن ہوتی ہے۔ جن میں قربانی ممکن ہو۔ میں نے مولوی صاحب کو کہا۔ جہاں تک ذاتیات کا سوال ہے۔ میں اپنے

### جذبات کو آپ کی خاطر قربان

کر سکتا ہوں۔ لیکن اگر اصول کا سوال آیا۔ تو مجبوری ہوگی۔ کیونکہ اصول کا ترک کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان یہی فرق ہے۔ کہ ہم خلافت کو ایک مذہبی مسئلہ سمجھتے ہیں اور خلافت کے وجود کو ضروری قرار دیتے ہیں مگر آپ خلافت کے وجود کو ناجائز قرار نہیں دے سکتے۔ کیونکہ ابھی ابھی ایک

### خلیفہ کی بیعت

سے آپ کو آزادی ملی ہے۔ اور چھ سال تک آپ نے بیعت کئے رکھی ہے اور جو چیز چھ سال تک جائز تھی۔ وہ آئندہ بھی حرام نہیں ہو سکتی۔ آپ کی اور ہماری پوزیشن میں یہ

### ایک فرق

ہے۔ کہ آپ اگر اپنی بات کو چھوڑ دیں تو آپ کو وہی چیز اختیار کرنی پڑے گی۔ جسے آپ نے آج تک اختیار کئے رکھا۔ لیکن ہم اگر اپنی بات چھوڑیں۔ تو وہ چیز چھوڑنی پڑتی ہے جسے چھوڑنا ہمارے

### عقیدہ اور مذہب کے خلاف

ہے۔ اور جس کے خلاف ہم نے کبھی عمل نہیں کیا۔ پس انصاف کا تقاضا یہی ہے۔ کہ آپ وہ راہ اختیار کر لیں۔ جو آپ نے آج تک اختیار کر رکھی تھی۔ اور ہمیں ہمارے مذہب اور اصول کے خلاف مجبور نہ کریں۔ باقی رہا یہ سوال کہ جماعت کی ترقی اور اسلام کے قیام کے لئے کون مفید ہو سکتا ہے۔ سو جس شخص پر آپ متفق ہوں گے۔ اسے ہی ہم خلیفہ مان لیں گے۔

کسی غیر جانبدار شخص کے سامنے اگر یہ باتیں پیش کر دی جائیں۔ تو وہ تسلیم کرے گا۔ کہ میرا نقطۂ نگاہ صحیح تھا! مگر مولوی صاحب یہی کہتے رہے۔ کہ ہم کسی

### واجب الاطاعت خلیفہ

کو ماننا ناجائز سمجھتے ہیں۔ اور جب میں نے کہا کہ آپ لوگ حضرت خلیفۂ اول کو چھ سال تک مانتے آئے ہیں۔ تو کہا۔ کہ ایک بزرگ سمجھ کر ہم نے ان کی بیعت کر لی تھی۔ اس پر میں نے کہا کہ اب بھی کسی بزرگ کو خلیفہ مان لیں۔ میں تیار ہوں۔ کہ اس کی بیعت کر لوں۔ مگر وہ کسی بات پر رضامند نہ ہوئے۔ اور جب بحث لمبی ہو گئی۔ تو

### طبائع میں سخت اشتعال

پیدا ہو گیا۔ کہ جماعت کسی فیصلہ پر کیوں نہیں پہونچتی۔ لوگوں نے کمرہ کا احاطہ کر لیا۔ اور بعض نے دروازے کھٹکھٹانے شروع کر دیئے۔ اور اس میں اتنی شدت پیدا ہوئی۔ کہ بعض شیشے ٹوٹ گئے۔ جماعت کے افراد کہہ رہے تھے۔ کہ باہر آ کر فیصلہ کریں یا ہم خود فیصلہ کر لیں گے۔ اس وقت میں نے پھر مولوی صاحب سے کہا کہ دیکھئے یہ بہت نازک وقت ہے۔ اور

### شدید تفرقہ کا خطرہ

ہے۔ میں آپ سے اسی چیز کا مطالبہ کرتا ہوں۔ جو آپ آج تک خود کرتے آئے ہیں۔ اور آپ اس چیز کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جو ہمارے نزدیک جائز ہی نہیں۔ آپ کے خدشات کا میں نے ازالہ کر دیا ہے۔ اس لئے آپ کے سامنے اب یہ سوال ہونا چاہیئے کہ

### خلیفہ کون ہو

یہ نہیں کہ خلیفہ ہونا نہیں چاہیئے۔ لیکن اس کا جواب انہوں نے یہ دیا۔ کہ مجھے معلوم ہے آپ کیوں اس قدر زور دے رہے ہیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ لوگ کسے خلیفہ منتخب کریں گے۔ میں نے کہا مجھے تو معلوم نہیں کسے منتخب کریں گے لیکن میں خود اس کی بیعت کر لوں گا جسے آپ چنیں گے۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ لوگ ہم میں سے کسی کو منتخب کریں گے تو جب میں آپ کے تجویز کردہ کی بیعت کر لوں گا۔ تو پھر چونکہ

### خلافت کے مؤید

میری بات مانتے ہیں۔ مخالفت کا خدشہ ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن انہوں نے پھر یہی کہا کہ میں جانتا ہوں۔ آپ کیوں زور دے رہے ہیں۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ میں اپنا دل چیر کر آپ کو کس طرح دکھاؤں۔ میں تو جو قربانی میرے امکان میں ہے کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن پھر بھی اگر آپ نہیں مانتے تو

### اختلاف کی ذمہ واری

آپ پر ہوگی نہ کہ مجھ پر۔ یہ کہہ کر ہم وہاں سے اٹھے اور اسی مسجد نور میں آ گئے جہاں لوگ جمع تھے۔ بعض لوگوں کی رائے تھی۔ کہ مولوی محمد احسن صاحب امروہوی کا نام تجویز کریں۔ اور اس کے لئے وہ تیار تھے۔ مگر ابھی وہ لوگ اٹھ ہی رہے تھے۔ کہ

### مولوی محمد احسن صاحب

نے خود کھڑے ہو کر میرا نام تجویز کر دیا اس وقت جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا کیونکہ بہت گھبراہٹ اور شور تھا۔ اور سارا مجمع مجھے نظر بھی نہ آتا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب نے کچھ کہنا چاہا۔ مگر لوگوں نے ان کو روک دیا۔ میں نے بعد میں سنا کہ انہوں نے یہی کہنے کی کوشش کی تھی۔ کہ ہم نہیں چاہتے کہ کوئی خلیفہ ہو۔ مگر ان لوگوں نے جو ان کے قریب بیٹھے تھے۔ ان سے کہہ دیا کہ ہم آپ کی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس پر مولوی صاحب مجمع سے اٹھ کر اپنی کوٹھی میں جہاں اب جامعہ احمدیہ ہے۔ چلے گئے اور ان کے جانے کے بعد تمام جماعت کا رجحان میری طرف ہو گیا۔ حالانکہ جیسا کہ مجھے بعض دوستوں نے بعد میں بتایا اس وقت تک وہ اس کے لئے تیار تھے کہ مولوی صاحب کی بیعت کر لیں۔

### خدا کی قدرت ہے

مجھے بیعت کے الفاظ بھی یاد نہ تھے اور جب لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ تو چونکہ میں چاہتا تھا کہ ابھی ٹھہر جائیں شائد صلح کی کوئی صورت نکل آئے۔ میں نے کہا کہ مجھے تو بیعت کے الفاظ بھی یاد نہیں ہیں لیکن مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ وہ اٹھ کر میرے قریب آ گئے۔ اور کہا کہ مجھے بیعت کے الفاظ یاد ہیں۔ میں کہتا جاتا ہوں آپ دہراتے جائیں۔ میں نے اس پر بھی کچھ ہچکچاہٹ ظاہر کی لیکن لوگوں نے شور مچا دیا۔ کہ فوراً بیعت لی جائے۔ چونکہ میرا عقیدہ ہے۔ کہ

### خلیفہ خدا بناتا ہے

میں نے سمجھ لیا۔ کہ اب یہ خدائی فیصلہ ہے۔ اور میں نے بیعت لینی شروع کر دی اور اس وقت بیعت لی۔ جبکہ جماعت پراگندگی کی حالت میں تھی۔ جبکہ تمام نمبرداران مخالف تھے۔ اور جب وہ دھمکیاں دے رہے تھے۔ کہ اگر یہ طریق اختیار کیا گیا۔ تو ہم اسے چلنے نہ دینے کے لئے تمام ذرائع اختیار کریں گے۔

### ماسٹر عبد الحق صاحب مرحوم

جنہوں نے قرآن کریم کے پہلے پارہ کا ترجمہ انگریزی میں کیا تھا۔ وہ پہلے ان لوگوں کے ساتھ تھے۔ مگر بعد میں بیعت میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا۔ کہ یہاں سے جا کر مولوی صدر دین صاحب نے کہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ جس پر چالیس مومن اتفاق کریں۔ وہ بیعت لے سکتا ہے۔ (حالانکہ اس سے مراد جماعت میں شامل کرنے کی بیعت ہے اطاعت کی نہیں) ہم یہ کیوں نہ کریں کہ

### چالیس لوگوں کو جمع کر کے

سید عابد علی شاہ صاحب کو خلیفہ بنا دیں تا لوگوں کی توجہ ادھر سے ہٹ جائے عابد علی شاہ صاحب کو الہام الٰہی کا دعوےٰ تھا۔ ان کا خیال تھا کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے انہیں کوئی عہدہ ملنے والا ہے۔ چنانچہ انہوں نے

### عابد علی شاہ صاحب

کو منوا بھی لیا۔ لیکن لالٹین لے کر وہ ساری رات دربدر پھرتے رہے۔ مگر انہیں چالیس آدمی بھی میسر نہ آئے حالانکہ آبادی بہت کافی تھی۔ اور ہزاروں اشخاص باہر سے بھی آئے ہوئے تھے۔ خدا کی قدرت ہے۔ اگر ان کو چالیس آدمی مل جاتے۔ تو ممکن ہے۔ اسی وقت

### خلافت کا ڈھونگ

رچا لیتے۔ لیکن اتنے آدمی بھی نہ ملے اور ادھر عابد علی شاہ صاحب کو دوسرے دن رویا ہوا۔ اور انہوں نے آ کر میری بیعت کر لی واللہ اعلم یہ ان کی کوئی خیالی بات تھی۔ یا اللہ تعالےٰ کا انہیں ہدایت دینے کا منشاء تھا۔ انہوں نے دوسرے روز آ کر بیعت کر لی۔ لیکن پہلے چونکہ انہوں نے خلیفہ بننے کے لئے رضامندی کا اظہار کر دیا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اس کی انہیں بڑی سخت سزا دی

### بیعت کے کچھ عرصہ بعد

وہ کہنے لگے۔ کہ دراصل اللہ تعالےٰ نے مجھے خلیفہ منتخب کیا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ کا خدا بھی عجیب ہے کبھی تو آپ کو خلیفہ مقرر کرتا ہے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کبھی بیعت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ مگر وہ آہستہ آہستہ اس دعوے میں بڑھتے گئے۔ اور آخر جماعت سے الگ ہو کر بیعت لینے لگ گئے۔ چند سالوں کے بعد جب طاعون پھیلی۔ تو انہوں نے کہا کہ مجھے خدا تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ

### میرا گھر طاعون سے محفوظ رہیگا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی یہی الہام تھا۔ مگر دیکھو۔ دونوں میں کتنا فرق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے شائع ہونے کے بعد پانچ سات سال تک قادیان میں طاعون پھیلتی رہی۔ بلکہ اس محلہ میں جس میں آپ کا گھر تھا۔ پھیلتی رہی۔ اور ان گھروں میں پھیلتی رہی۔ جو آپ کے مکان کے دائیں بائیں واقعہ تھے۔ اور پھر معمولی حالت میں نہیں۔ بلکہ ایسی شدید۔ کہ تین تین۔ چار چار اموات ان گھروں میں ہوئیں۔ مگر آپ کے مکان میں

### ایک چوُہا تک نہ مرا

لیکن سید عابد علی صاحب کے الہام کے بعد نہ صرف یہ کہ ان کے گھر میں آنے والے بعض لوگ طاعون سے ہلاک ہو گئے۔ بلکہ وہ خود بھی اور ان کی بیوی بھی اسی سال طاعون سے فوت ہو گئے بے شک وہ ظاہری نماز روزہ کے پابند۔ اور صوفی منش آدمی تھے۔ مگر بعض لوگوں کے اندر ایک

### مخفی رنگ کا کبر

ہوتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کو پسند نہیں ہوتا ایسے لوگوں کو شیطان نیکی کی راہیں دکھا کر ہی قابو کرتا ہے۔ اور بعد میں خدا تعالےٰ کا سلوک یہ فیصلہ کر دیتا ہے۔ کہ الہام شیطانی تھا۔ یا اللہ تعالےٰ کی طرف سے۔ تو ان کا تو یہ حال ہوُا۔ ادھر وہ لوگ جو اپنے آپ کو

### جماعت کا لیڈر اور رئیس

سمجھتے تھے۔ اور جن میں سے ایک نے اس سکول کی عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم جاتے ہیں۔ لیکن دس سال نہیں گزریں گے۔ کہ اس پر آریوں اور عیسائیوں کا قبضہ ہوگا۔ مگر آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ دس سال گزرے۔ پھر دس سال گزرے۔ اور پھر تیسرے دس سالوں میں سے بھی تین سال گزر گئے۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے اس عمارت پر کسی عیسائی یا آریہ کا قبضہ نہیں۔ بلکہ عیسائیوں اور آریوں کا مقابلہ کرنے والے

### احمدیوں کا ہی قبضہ ہے

اور جن احمدیوں کا قبضہ ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے روز بروز بڑھتے اور طاقتور ہوتے جا رہے ہیں۔ اور وہ شخص جس نے اسی مسجد میں کھڑے ہو کر یہ اعلان کرنا چاہا تھا۔ کہ کوئی خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے اس سال ان کے اخبار میں اعلان کیا جا رہا ہے۔ کہ ہم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے۔ جب تک کوئی واجب الاطاعت خلیفہ مقرر نہ کریں۔ اور ہمیں چاہیئے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو ایسا مان لیں۔ جس شخص کو میرے مقابلہ پر کھڑا کرنا چاہتے تھے۔ وہ

### طاعون کا مارا ہوُا

اپنے گاؤں میں پڑا ہے۔ اور جو لوگ میرے مقابل پر یہ کہہ رہے تھے۔ کہ خلافت کی ضرورت ہی نہیں۔ وہ آج ناکام ہو کر اس مسئلہ کی طرف آ رہے ہیں۔ اور ۲۳ سال بعد پھر اس نکتہ کی طرف لوٹتے ہیں۔ یہ لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ

### صدر انجمن کا پریذیڈنٹ

بھی ایسا ہونا چاہیئے۔ جو کم سے کم چالیس سال کی عمر کا ہو۔ کیونکہ اس سے کم عمر میں عقل اور تجربہ پختہ نہیں ہو سکتا۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ ۲۵ سال عمر والے کو تو یہ نکتہ اسی وقت معلوم ہو گیا۔ اور چالیس والے کو آج جبکہ وہ پینسٹھ سال کو پہونچ چکا ہے معلوم ہوُا۔ مگر کیا وہ سمجھتے ہیں۔ کہ

### انسانوں کے بنائے ہوُئے خلیفے

بھی خلیفے ہوتے ہیں۔ ہمارا اور ان کا ایک اختلاف یہ بھی تھا۔ کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور اب شاید اللہ تعالےٰ انہیں یہ دکھانا چاہتا ہے۔ کہ خلیفے وُہی بناتا ہے انسانوں کے بنانے سے کوئی واجب الاطاعت خلیفہ نہیں بن سکتا۔ دیکھو۔ جماعت کتنے خطرات میں سے گزری ہے۔ اور غور کرو۔ ان کو دبانا کس انسان کی طاقت میں تھا کم سے کم وُہ انسان تو نہیں دبا سکتا تھا۔ جس کے متعلق دوست دشمن سب کی یہی رائے تھی۔ کہ یہ

### ناتجربہ کار نوجوان

ہے۔ پھر سوچو۔ کہ اس قدر شدید خطرات کے باوجود کون جماعت کو ترقی پر لے گیا کیا وُہی خدا نہیں جس نے کہا ہوُا ہے کہ خلیفے ہم بناتے ہیں۔ یہ

### اللہ تعالےٰ کی توحید کا تقاضا

ہے۔ کہ وُہ ہمیشہ کام ایسے ہی لوگوں سے لیتا ہے۔ جنہیں دُنیا نالائق سمجھتی ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کام کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے۔ نہ آپ سے پہلے کوئی ایسا تھا نہ اب تک ہوُا ہے۔ اور نہ آئندہ ایسا ہوگا۔ مگر دُنیا نے آپ کی جو قیمت سمجھی تھی۔ وُہ پہلے ہی اللہ تعالےٰ نے انبیاء کے ذریعہ بتا دی تھی۔ یعنی

### وُہ پتھر جسے معماروں نے رد کر دیا

بائیبل میں یہ بتا دیا گیا تھا۔ کہ جو لوگ اپنے آپ کو کارخانۂ عالم کے انجنیئر ( architects ) سمجھتے ہیں۔ اور دُنیا کی عام اصلاح کے مدعی ہیں۔ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جوہر ان کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ تو وُہ یہی کہینگے۔ کہ یہ ہمارے مطلب کا نہیں۔ مگر دُنیا کے قیام اور زینت کا موجب وُہی بنا۔ پھر اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے

### حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سے کام لیا۔ آج دشمن کہتے ہیں۔ کہ آپ پاگل تھے۔ مگر خدا کی شان دیکھو کہ اس نے آپ سے کتنا کام لیا۔ سب نبیوں کو ان کے مخالف پاگل کہتے آئے ہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ بہت اچھا پاگل ہی سہی۔ مگر ہمیں۔ تو اس شخص کی ضرورت ہے۔ جو ہمیں خدا سے ملا دے۔ اور اسلام کو دنیا میں قائم کر دے۔ اگر پاگل سے یہ امُور سرزد ہوں۔ تو

### ہم نے فلسفیوں کو کیا کرنا ہے؟

بلکہ میں کہوں گا۔ کہ لاکھوں فلسفیوں کو اس کی جوتی کی نوک پر قربان کیا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے ابتدائی زمانہ میں لوگ کہتے تھے۔ کہ مرزا صاحب تو نعوذ باللہ جاہل ہیں۔ سارا کام تو "نور الدین" کرتا ہے۔ زمانہ گزرتا گیا۔ گزرتا گیا۔ اور گزرتا گیا۔ پھر کہا گیا۔ کہ نہیں ہماری غلطی تھی۔ نور الدین صرف مضامین بتاتا ہے۔ لکھنا اور بولنا نہیں جانتا۔

### مرزا صاحب کی تحریر اور تقریر میں بجلیاں ہیں

جس دن آپ فوت ہوئے۔ یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ تب اللہ تعالےٰ نے نور الدین کو خلیفہ مقرر کیا۔ جن کے متعلق یہ کہا جاتا تھا۔ کہ وُہ لکھنا اور بولنا نہیں جانتے۔ اس وقت تو لوگوں نے بیعت کر لی۔ مگر زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا۔ کہ بعض نے کہا۔ یہ سترا بہترا ہے لائی لگ ہے۔ کمزور طبیعت ہے اور اگر اس مسئلہ کا فیصلہ اس کے زمانہ میں نہ کرایا گیا۔ تو پھر نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ یہ تو ڈر جاتا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔

### حضرت خلیفۂ اول رضؓ

نے مسجد مبارک کے اوپر ان کو بلایا مولوی محمد علی صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب کے علاوہ جماعت کے دوسرے دوست بھی بکثرت تھے آپ نے فرمایا۔ کہا جاتا ہے۔ تمہارا کام صرف نمازیں پڑھانا۔ درس دینا اور نکاح پڑھانا ہے۔ مگر میں نے کسی کو نہیں کہا تھا۔ کہ میری بیعت کرو۔ تم خود اس کی ضرورت سمجھ کر میرے پاس آئے۔ مجھے خلافت کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن جب دیکھا۔ کہ میرا خدا مجھے بُلا رہا ہے۔ تو میں نے انکار مناسب نہ سمجھا۔ اب تم کہتے ہو۔ کہ میری اطاعت تمہیں منظور نہیں۔ لیکن یاد رکھو۔ اب میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**خدا کا بنایا ہوا خلیفہ**

ہوں۔ اب تمہاری یہ باتیں مجھ پر کوئی اثر نہیں کر سکتیں۔ یاد رکھو خلفاء کے دشمن کا نام قرآن کریم نے ابلیس رکھا ہے اگر تم میرے مقابل پر آؤ گے تو ابلیس بن جاؤ گے۔ آگے تمہاری مرضی ہے چاہے ابلیس بنو اور چاہے مومن۔ اس پر میری آنکھوں نے ان لوگوں کے چہرے زرد دیکھے ہیں۔ جماعت میں اس قدر جوش تھا۔ کہ میں خیال کرتا ہوں۔ اگر حضرت خلیفۂ اول رض نہ ہوتے۔ تو لوگ شائد ان کو جان سے مار ڈالتے۔ پھر میری آنکھوں نے وہ نظارہ بھی دیکھا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح رض کے حکم سے مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب آگے بڑھے اور

**دوبارہ بیعت کی**

گویا جسے وہ کہتے تھے کہ کمزور دل ہے خدا تعالےٰ نے طاقتوروں کو اس کے مقابل پر کھڑا کیا۔ پھر اس کمزور دل سے ان کو شکست دلوائی۔ اور دنیا پر ظاہر کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی اور حضرت خلیفۂ اول رض کے زمانہ میں بھی وہ خود ہی کام کرنے والا تھا۔ پھر ان لوگوں نے کہا۔ کہ بڈھا تجربہ کار اور خرانٹ تھا۔ تھا تو نرم دل مگر

**تجربہ کار اور عالم**

تھا۔ تب اللہ تعالےٰ نے اس شخص کو چنا جو پرائمری میں بھی فیل ہوتا رہا تھا۔ جس نے کبھی کسی دینی مدرسہ میں بھی پڑھائی نہ کی تھی۔ صحت کمزور تھی۔ اور عمر صرف ۲۵ سال تھی۔ جسے کبھی کوئی بڑا کام کرنے کا موقعہ نہ ملا تھا اور کوئی تجربہ کار نہ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے کہا کہ تم کہتے تھے نور الدین بڈھا۔ تجربہ کار اور عالم تھا اور ہم اب اس سے کام کر دکھاتے ہیں جو نہ عمر رسیدہ ہے۔ اور نہ عالم۔ میرے خلاف تو سب سے بڑا اعتراض ہی یہ تھا۔ کہ بچہ ہے ناتجربہ کار ہے۔ پھر اس بچہ سے اللہ تعالےٰ نے انکو جسطرح شکستیں دی ہیں۔ اور جسطرح

**ہر میدان میں ذلیل**

کیا ہے۔ وہ دنیا کے سامنے ہے۔ اور جس رنگ میں اللہ تعالےٰ نے اہم اسلامی مسائل کا فیصلہ میرے ذریعہ سے کرایا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ وہ کونسا مسئلہ ہے جو پوشیدہ تھا اور خدا نے میرے ذریعہ سے اسے صاف نہیں کرایا۔ کئی معارف چھپے ہوئے موتیوں کی طرح پوشیدہ پڑے تھے۔ جنہیں اللہ تعالےٰ نے میرے ذریعہ نکلوایا ہے۔ ایک طرف

**جماعت کی ترقی**

اور دوسری طرف اسلام کی ترقی کا کام اللہ تعالےٰ نے اس بچہ سے لیا۔ اور ان مطالب کا اظہار کیا۔ جن سے دنیا فائدہ اٹھا رہی ہے اور اٹھاتی رہے گی۔ مخالفوں نے کہا۔ دراصل پیچھے اور لوگ کام کر رہے ہیں۔ اور بعض نے کہا مولوی محمد احسن کا جماعت میں رسوخ تھا۔ ان کے ساتھ ہونے کی وجہ سے یہ سب کارخانہ چل رہا ہے۔ اس کے بعد مولوی محمد احسن صاحب کو ایسا ابتلا آیا۔ کہ وہ لاہور چلے گئے۔ اور جا کر اعلان کیا۔ کہ میں نے ہی اسے خلیفہ بنایا تھا۔ اور میں ہی اسے معزول کرتا ہوں۔ مگر خدا تعالےٰ نے کہا کہ تم کون ہو خلیفہ بنانے والے اور چونکہ تم نے ایسا دعوےٰ کیا ہے۔ اس لئے ہم

**تمہیں قوت عمل سے ہی محروم کرتے ہیں**

چنانچہ ان پر فالج گرا۔ پھر وہ قادیان آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر اور رو رو کر کہا کہ میرے بیوی بچوں نے مجھے گمراہ کیا۔ ورنہ دل سے تو میں آپ پر ایمان رکھتا ہوں۔ سید حامد شاہ صاحب پرانے آدمیوں میں سے تھے اور بہت کام کرنے والے۔ خدا تعالےٰ کی حکمت ہے وہ جلد فوت ہو گئے۔ ان کو بھی پہلے ابتلا آیا تھا مگر جلد ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت دیدی۔ اور وہ بیعت میں شامل ہو گئے۔ ان کے علاوہ کچھ اور بھی ہیں جو ابتلا میں ہیں۔ اور بجائے سلسلہ کی ترقی کا موجب ہونے کے وہ

**نفاق کی بیماری میں مبتلا**

ہو گئے ہیں۔ تا خدا تعالےٰ کا جلال دنیا پر ظاہر ہو اور وہ بتا دے۔ کہ وہ خود کام کر رہا ہے میں نے پہلے بھی کئی بار کہا ہے۔ اور اب بھی کہتا ہوں۔ اور یہ ایک سچائی ہے جس کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے میری زبان یا قلم سے قرآن کریم کے جو معارف بیان کرائے ہیں۔ یا جو اور کوئی کام مجھ سے لیا ہے۔ مجھ سے زیادہ جھوٹا اور کوئی نہ ہوگا۔ اگر میں کہوں کہ یہ میرا کام ہے۔ میں جب بھی بولنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں یا قلم پکڑا ہے میرا دماغ بالکل خالی ہوتا ہے۔ شائد سو میں سے ایک آدھ دفعہ ہی ہو۔ جب کوئی مضمون میرا سوچا ہوا ہوتا ہے۔ ورنہ میرا ذہن بالکل خالی ہوتا ہے۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ سب کچھ اسی کا ہے۔ جسکا یہ سلسلہ ہے۔ اگر میں اس پر اتراؤں تو یہ جھوٹی بات ہو گی۔ ہاں جو غلطی ہو وہ بے شک مجھ سے ہے۔ بھلا ایک انسان جو

**ظاہری علوم سے بالکل ناواقف**

اور بے بہرہ ہو۔ وہ ان باتوں کو کیسے نکال سکتا ہے جو شائد آئندہ صدیوں تک اسلام کی ترقی کے لئے بطور دلیل کام دیں گی۔ جیسے تعزیرات ہند ہندوستان کے لئے کام دیتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ غیر احمدی بھی ان دلائل کو استعمال کر رہے ہیں جو میں نے پیش کئے ہیں۔

**تمدن کے متعلق اسلامی تعلیم**

یعنے ترک سود۔ زکوٰۃ اور وراثت کا قیام یہ تین نکات والی سہ پہلو عمارت کوئی ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ پچھلی صدیوں میں کسی نے تیار کی ہو۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل اللہ تعالےٰ نے مجھے ہی توفیق دی ہے۔ اور میں نے ان مسائل کو بیان کیا پھر اور سینکڑوں مسائل ہیں جو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے سکھائے۔ پس

**یہ سلسلہ خدا کا ہے**

آدمیوں کا نہیں۔ اللہ تعالےٰ ہی اسے بڑھائے گا۔ انسانوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ صرف ایک بات ہے۔ جسے تمہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ جب تک تمہارے اندر اطاعت اور فرمانبرداری رہے گی وہ نور تم کو ملتا رہے گا۔ لیکن جب اطاعت سے مونہہ موڑو گے۔ اللہ تعالےٰ کہیگا۔ کہ جاؤ اب تم جوان ہو گئے ہو۔ اپنی جائداد سنبھالو۔ تب تم محسوس کرو گے۔ کہ

**تم سے زیادہ کمزور اور کوئی نہیں**

حضرت علی رض کے بعد بھی مسلمانوں نے فتوحات حاصل کیں۔ ملک فتح کئے۔ علمی تمدن اور سیاسی غلبے پائے۔ مگر جو برکت جو رعب جو دبدبہ اور جو شوکت حضرت ابوبکر رض حضرت عمر رض، حضرت عثمان رض، حضرت علی رض رضوان اللہ علیہم کے زمانہ میں تھی وہ تیرہ سو سال میں پھر حاصل نہیں ہوئی۔ اس وقت تو یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ دنیا کے سر پر پاؤں رکھ کر کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ کوئی ہے۔ جو ہمارے مقابل پر آئے۔ گویا خدا تعالےٰ کے فرشتے ان کے گرد کھڑے پہرہ دے رہے تھے حضرت علی رض کے وقت میں

**بعض بدبختوں نے اختلاف کیا**

جس سے ایسا تفرقہ پیدا ہوا۔ کہ جو تیرہ سو سال میں بھی نہیں مٹا۔ اب دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے اتحاد کی بنیاد رکھی ہے۔ اور آپ سے خدا تعالےٰ نے دوبارہ وعدہ کیا ہے کہ نصرت بالرعب اور یہ رعب چلتا جائے گا۔ جب تک تم اس فیصلہ کا احترام کرو گے جو

**۱۴ / مارچ ۱۹۱۴ء**

کو اس مسجد میں تم نے کیا تھا۔ لیکن جب اس میں تزلزل آیا۔ اللہ تعالےٰ بھی اپنی نصرت کو کھینچ لے گا۔ جو اس نے اس مسجد میں تمہارے فیصلہ کے بعد نازل کی تھی۔ جب تک تم اس فیصلہ میں تبدیلی نہ کرو گے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ کا قانون ہے کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم۔ وہ بھی نصرت کو واپس نہیں لے گا۔ اس وقت تک تمام حکومتیں اور

**تمام طاقتیں تم سے ڈرینگی**

اور ہر ترقی پر تمہارا قدم ہو گا۔ دنیا کی تمام اقوام تمہارے پیچھے چلنے میں فخر محسوس کرینگی۔ اور تمہارا سر سب سے اونچا ہو گا ابھی تو یہ ایک بیج ہے۔ ایک کونپل پھوٹی ہے۔ جو بڑھتے بڑھتے ایک مضبوط درخت بنے گا۔ جس پر دنیا کے بڑے بڑے عالم آرام کے لئے گھونسلے بنائیں گے لیکن جسدن تم اس فیصلہ کو بھول جاؤ گے۔ خدا نہ کرے اس دن کے تصور سے بھی دل کانپ اٹھتا ہے۔ جب تم کہو گے کہ خدا نے خلیفہ کیا بنانا ہے۔ ہم خود بنائیں گے۔ تب فرشتے تبرے کرائیں گے۔ کہ لو ہم اس درخت کو کاٹتے ہیں۔ جسے خدا تعالےٰ نے تمہارے لئے

16

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

# احمدیہ مشن بوئنس آئرز ارجنٹائن میں تبلیغ اسلام

## انفرادی تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں انفرادی تبلیغ کے متعلق اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں اشخاص کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ ان میں پروفیسر۔ بیرسٹر۔ سابق جنرل قونصل ادبار۔ اساتذہ۔ اخبارات کے ایڈیٹر اور معزز تاجر بھی تھے۔ جن میں سے پروفیسر Albert Molina جو یہاں کے مشہور کالج Colon کے پروفیسر ہیں۔ اور انہیں سن رائز بھی موصول ہو رہا ہے۔ امیر شکیب ارسلان کے چچا زاد بھائی امیر امین ارسلان جو کہ جنوبی امریکہ کے سب سے بڑے عرب سیاستدان اور با اثر شخص ہونے کے علاوہ سپین زبان کے مشہور ادیب اور اخبار "الاستقلال" کے ایڈیٹر ہیں ڈاکٹر محی الدین مرضیح ایک قابل نوجوان جو ابھی ابھی پیرس سے بیرسٹری پاس کر کے آئے ہیں۔ سید محمد طٰہٰ یہاں کی سب سے بڑی عرب سیاسی انجمن کے صدر اور معتبر تاجر سید حسین علی باجہ۔ مصطفیٰ مراد۔ یوسف حدید۔ عنوم وغیرہ لاکھ پتی تاجر استاذ سیف الدین رحال جنوبی امریکہ کے عربی زبان کے سب سے بڑے عالم اور استاذ عبد المالک مشہور عیسائی ادیب وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

## رسالہ البشریٰ

عربی زبان میں جماعت احمدیہ کے آرگن البشریٰ کے لئے ایک سو خریدار پیدا ہو گئے۔ ان میں سے ۸۶ باقاعدہ خریدار ہیں۔ اور باقیوں کو تبادلہ اخبارات اور تحریک جدید کے ذریعہ رسالہ موصول ہو رہا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مزید کوشش کی توفیق عطا فرمائی تو خریداروں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ جانے کی امید ہے۔ اس سے ایک طرف تو یہاں کے عربوں میں تبلیغ کرنے کا نہایت عمدہ موقع مل سکے گا۔ جن کی تعداد یہاں ۴ لاکھ بتائی جاتی ہے۔ دوسری طرف بلاد عربیہ میں احمدیت کی اشاعت میں بہت مدد ملے گی۔ کیونکہ یہاں کے عربوں کی ایک کافی تعداد ہر سال اپنے اوطان شام۔ لبنان۔ فلسطین وغیرہ کو جاتی ہے علاوہ ازیں رسالہ سن رائز بھی بعض احباب کو موصول ہو رہا ہے۔ اور انشاء اللہ الفضل بھی آنا شروع ہو جائے گا۔

## بوئنس آئرز میں احمدیہ لائبریری

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف مذاہب و اقوام کے قریباً ڈیڑھ سو لوگوں نے بوئنس آئرز احمدیہ لائبریری سے مختلف زبانوں کی کتب قریباً ڈیڑھ سو مرتبہ لے کر مطالعہ کیں۔

## گھروں میں تبلیغ

۳۲ گھروں میں خصوصیت سے کئی دفعہ جا کر تبلیغ کی اور بفضل خدا ان میں سے اکثر احمدیت کے مداح ہو گئے۔

## احمدیہ مطبوعات کی اشاعت

قریباً ۳۰۰ مطبوعات احمدیہ کتب و رسالہ جات قیمتاً اور مفت فروخت و تقسیم کئے۔ قادیان و بلاد عربیہ سے احمدیہ مطبوعات کی خریداری کے لئے ۱۷۰ روپے کے آرڈر دیئے۔ عام مطبوعات کے لئے ۱۲۰ روپے کا آرڈر بھجوایا اور عنقریب مزید ۱۳ روپے کا آرڈر بھجوایا جائے گا۔

## عید الاضحیٰ کا خطبہ اور نماز

احباب کرام یہاں کے عربوں کے خاکسار کی اقتداء میں نماز عید الفطر ادا کرنے اور ڈیڑھ پونڈ صدقۃ الفطر جمع کرنے کے متعلق الفضل میں پڑھ چکے ہیں۔ یہاں کے عام عربوں کی دینی حالت بہت ہی ردی ہے۔ بوئنس آئرز میں دروز کے علاوہ شیعہ سنی مسلمانوں کی چھ مجالس ہیں۔ جن میں سے صرف الجامعۃ الاسلامیہ نے نماز و جلسہ عید الاضحیٰ کا انتظام کیا۔ خاکسار نے امام الصلوٰۃ بننے کے علاوہ خطبہ بھی پڑھا۔ جس میں عید کے حقیقی معنی اور اس کی غرض نیز مسائل قربانی بیان کرنے کے علاوہ مسلمانوں کو ان کی دینی و دنیوی اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔ اور انہیں بتایا۔ کہ ان کے تمام مصائب دین اسلام کو چھوڑنے کی وجہ سے ہیں اور ان کا واحد علاج اسلام ہے۔ اور ان کی ترقی بھی حقیقی اسلام پر منحصر ہے۔ خطبہ کے اثر کے متعلق صرف اتنا ہی عرض کرنا کافی ہے۔ کہ بعض دوستوں نے بتایا بعض بڑے بڑے تاجر خطبہ کے بعد یہ گفتگو کر رہے تھے۔ کہ یہ شخص حقیقی مسلمان ہے اور یہی ہمارا امام بننے کا مستحق ہے۔ ہمارا پہلا امام تو مسلمان کہلانے کا بھی مستحق نہیں۔ کیونکہ وہ نماز تک ادا نہیں کرتا۔ نماز عید و خطبہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد ۳۲ تھی۔ جو قریباً تمام کے تمام معززین اور با اثر عرب تھے ایک پنجابی مسلمان بھی تھا۔ ان میں سے ۸ ارجنٹائن میں دینداری اور دولتمندی کے لحاظ سے مسلمانوں میں چوٹی کے آدمی سمجھے جاتے ہیں۔ اور لاکھ پتی تاجر ہیں۔ پانچ بجے شام جلسہ عید منعقد ہوا۔ اس میں بچوں کے علاوہ چالیس افراد کی حاضری تھی۔ بعض عیسائی بھی آئے۔ دیگر مقررین کے علاوہ خاکسار نے وفات و حیات مسیح علیہ السلام پر تقریر کی۔

## انجمنوں کی ممبری

خاکسار یہاں چار انجمنوں کا ممبر ہے اور الجامعۃ الاسلامیہ یہاں کی ایسی واحد اسلامی ایسوسی ایشن ہے جو رجسٹرڈ ہے۔ اور تمام ارجنٹائن میں مشہور و معروف ہے۔ اپنے نئے سال کے انتخابات میں خاکسار کو لجنہ محض و مراقبہ کا رکن منتخب کیا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ خاکسار نے (الجمعیۃ التعاضدیۃ الاسلامی) میں صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی تھی۔ خاکسار اس کا بھی ممبر ہے

## تربیت احباب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے چھ معززین نے خاکسار کی تحریک پر نماز وغیرہ کے مسائل سیکھے ان میں سے پانچ نے باقاعدہ نماز شروع کر دی ہے۔ یہاں کے قریباً دس احباب احمدی عقائد سے متفق ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد جماعت احمدیہ میں باقاعدہ شامل ہونے کی ان کو توفیق عطا فرمائے۔

## اخبارات

یہاں کے آٹھ اخبارات نے ۱۵ اشاعتوں میں خاکسار کے مضامین اور اپنے نوٹ شائع کئے ہیں عنقریب ایک عربی اخبار کے مخالفانہ مضمون کا رد بھی خاکسار کی طرف سے شائع ہونے والا ہے۔ یہاں کے پانچ اخبارات نے البشریٰ سے تبادلہ کر لیا ہے۔

## احمدیت کی مؤثر خوبیاں

یہاں احمدیہ نقطہ نگاہ سے تفسیر القرآن نے خاص اثر پیدا کیا ہے بعض احباب عربی زبان میں قرآن کریم کی مکمل تفسیر کا مطالبہ کرتے ہیں۔ لیکن سخت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ مطالبہ پورا نہیں کیا جا سکتا۔

احقر رمضان علی از بوئنس آئرز ارجنٹائن

# ایک احمدی مبلغ کی تقریر

## مسئلہ تناسخ پر

ہر سال آریہ سماج جموں اپنے جلسہ سالانہ میں ایک مذہبی کانفرنس منعقد کرنے کا انتظام کیا کرتی ہے۔ جس میں کسی مسئلہ پر مختلف مذاہب کے نمائندگان کو اظہار خیال کا موقعہ دیتی ہے۔ امسال ۲۵ مارچ ۱۹۳۷ء کو ایسی کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کیا گیا۔ اور مسئلہ تناسخ پر تقریر کرنے کے لئے سب مذاہب کے نمائندگان کو مدعو کیا گیا۔ مسلمانوں میں سے صرف ہماری جماعت نے حصہ لیا۔ چنانچہ مرکز سے مولوی علی محمد صاحب اجمیری کو اس موقعہ پر بھیجا گیا جنہوں نے نہایت مبسوط تقریر فرمائی اور قرآن شریف پر استدلال کرتے ہوئے کاش اور عقلی دلائل سے تناسخ کی تردید کی۔ جس کا جواب دو آریہ لیکچراروں نے دینے کی ناکام کوشش کی۔ مولوی صاحب کی تقریر کا پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔ (نامہ نگار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اہم ملکی واقعات

## پانی پت کا افسوسناک حادثہ

پانی پت میں ہولی کے جلوس کے موقعہ پر مسلمانوں کے خون کے ساتھ جو ہولی کھیلی گئی ہے۔ وہ نہایت ہی افسوسناک اور درد انگیز ہے۔ اس وقت تک جو حالات اس حادثہ کے متعلق معلوم ہوئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو ہولی کا جلوس اس چوک میں سے گزارنے پر مصر تھے۔ جو بوعلی شاہ قلندر کا چوک کہلاتا ہے۔ اور بوعلی شاہ قلندر کے مزار کے پاس ہے۔ چونکہ یہ چوک مزار کے وقف کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے مسلمان چاہتے تھے۔ کہ ایک ایسا جلوس جو لہو ولعب کا بدترین نمونہ ہے۔ نہ گزرے۔ لیکن پولیس نے چونکہ جلوس کو اس راستہ سے لے جانے کی اجازت ہندوؤں کو دے دی تھی اس لئے وہ مصر تھی۔ کہ جلوس اسی رستہ سے گزرے گا۔ آخر جب جلوس اس موقعہ پر پہونچ گیا۔ اور مسلمانوں کی التجا کو ٹھکرا دیا گیا۔ تو مسلمان اپنے ہاتھ باندھ کر رستہ میں لیٹ گئے۔ تاکہ ان کے ذمہ کسی قسم کے تشدد کا الزام نہ لگایا جائے ۔

مقامی حکام میں اگر کچھ بھی دور اندیشی کا مادہ ہوتا۔ تو وہ راستہ بدل دیتے۔ یا زیادہ سے زیادہ یہ کرتے۔ کہ مسلمانوں کو گرفتار کر لیتے۔ لیکن انہوں نے پے در پے گولیاں چلانے کے سوا اور کوئی کارروائی کرنا پسند نہ کیا۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ مسلمانوں نے پولیس کو گھیر لیا تھا۔ اس حادثہ میں متعدد مسلمان ہلاک اور بہت سے زخمی ہو گئے۔ چونکہ جلوس ہندوؤں کا تھا۔ اور پولیس کا افسر انچارج بھی ہندو تھا۔ اس لئے بہت زیادہ دور اندیشی سے کام لینا چاہیئے تھا۔ مگر افسوس کہ ایسا نہ کیا گیا۔

حکومت پنجاب نے اس موقعہ پر جس سرگرمی کا اظہار کیا ہے۔ اور مجسٹریٹ تحقیقات کا حکم دیتے ہوئے اپنا ایک اعلےٰ افسر خاص اختیارات کے ساتھ موقعہ پر بھیجدیا ہے۔ اس سے امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اس حادثہ میں مسلمانوں پر جو ظلم و ستم کیا گیا ہے۔ وہ چھپ نہ سکے گا۔ اور اس کا ارتکاب کرنے والے خمیازہ بھگتنے سے بچ نہ سکیں گے ۔

## علیگڑھ یونیورسٹی میں ملٹری کالج

ڈاکٹر مونجے نے بھونسلہ ملٹری سکول قائم کر کے ہندو نوجوانوں کے لئے فوجی ٹریننگ کا جو انتظام کیا ہے۔ وہ مسلمانوں کے لئے قابل سبق مثال ہے۔ ہم نے کئی دفعہ سنجیدہ طبقہ کو اس اہم ضرورت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں اس امر کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ کہ نوجوانوں کی فوجی ٹریننگ کا انتظام کیا جائے۔ اس ضمن میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے ارباب کے زیر غور یہ تجویز ہے۔ کہ یونیورسٹی کے زیر انتظام ایک فوجی کالج کھولا جائے۔ ڈاکٹر ضیاءالدین احمد صاحب وائس چانسلر نے اولڈ بوائز کے ایک اجلاس میں جو حال میں منعقد ہوا۔ اور جس میں بعض مسلم اکابر شامل تھے۔ ملٹری کالج کے قیام کی سکیم پیش کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ ہز ایکسیلنسی گورنر یو۔پی۔ وائسرائے ہند اور کمانڈر انچیف نے اس سکیم کے متعلق دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ اور آخر الذکر نے اپنی جیب سے سو روپیہ کی رقم بھی اس غرض کے لئے بطور عطیہ دی ہے۔ اسی طرح اور کئی متمول اصحاب نے بھی رقوم دینے کا وعدہ کیا ہے۔

اب جبکہ مسلمان نوجوانوں کے لئے فوجی تربیت کی اہمیت محسوس کر لی گئی ہے اور اسے ضروری سمجھا جا رہا ہے۔ تو سرمایہ کی کمی اس میں روک نہیں ہونی چاہیئے۔ اور اہل ثروت اصحاب کو دل کھول کر حصہ لینا چاہیئے ۔

## پنجاب کا ایڈووکیٹ جنرل

بالآخر وہی ہوا جس کا اندیشہ تھا۔ اور صوبہ کے مسلمانوں کی تمام چیخ و پکار بہرے کانوں میں پڑی۔ مسلمانوں نے حکومت سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ پنجاب کا ایڈووکیٹ جنرل کسی مسلمان کو مقرر کیا جائے۔ ان کا یہ مطالبہ مبنی بر انصاف تھا معقول اور جائز تھا۔ لیکن حیرت کی بات ہے۔ کہ حکومت نے اس کی کوئی پروا نہیں کی۔ اور سابق گورنمنٹ ایڈووکیٹ دیوان رام لال صاحب کو آئندہ کے لئے ایڈووکیٹ جنرل مقرر کر دیا ہے ۔

چونکہ مسلمانوں کا مطالبہ کسی شخصیت کے خلاف نہیں تھا۔ بلکہ وزارت میں پورا حصہ نہ ملنے کی وجہ سے تھا۔ نیز دیوان رام لال صاحب کی قانونی قابلیت میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ اس لئے جہاں تک ان کی ذات کا سوال ہے مسلمانوں کو کوئی شکوہ نہیں۔ لیکن حکومت کا طریق عمل ضرور افسوسناک ہے ۔

## وزارت پنجاب کے تعمیری عزائم

پنجاب کی پہلی خود مختار مجلس وزراء یکم اپریل سے صوبہ کی زمام حکومت کو سنبھال رہی ہے۔ اور اس عزم کے ساتھ اس کٹھن راستہ پر گامزن ہو رہی ہے۔ کہ ان بہت بڑی ذمہ واریوں کو جو صوبہ کی طرف سے اس پر عائد ہوتی ہیں۔ کماحقہٗ بجا لائے۔ وہ جانتی ہے کہ اس کا کام آسان اور سہل نہیں۔ وہ اس بات سے بھی واقف ہے۔ کہ اسے بہت سی صعوبتوں کا سامنا کرنا ہوگا۔ لیکن چونکہ وہ ان تمام مشکلات کا دور اندیشی۔ حوصلہ اور استقلال کے ساتھ مقابلہ کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ اس لئے اس کی کامیابی کی امید کی جا سکتی ہے آنریبل سردار سر سکندر حیات خان نے اپنے رفقائے کار کے ساتھ صوبہ کی عنان حکومت سنبھالتے ہوئے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ وہ یہ عزم صمیم لے کر کھڑے ہو رہے ہیں۔ کہ صوبہ کی بہتری اور بھلائی میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔ ظاہر ہے۔ کہ اس وقت صوبہ کی اہم ضروریات یہ ہیں۔ اول زمینداروں کی حالت بہتر بنائی جائے۔ دوم مقروضوں کا بار ہلکا کیا جائے۔ سوم حکومت کے انتظامی مصارف میں تخفیف کی جائے۔ چہارم پسماندہ جماعتوں کی ترقی کے لئے کوشش کی جائے۔

مقام مسرت ہے۔ کہ وزارت پنجاب اپنے پانچسالہ دور حکومت میں ان امور کو اپنی کوششوں کا مرکز بنانا چاہتی ہے۔ نیز وہ فرقہ وار کشیدگی کو جو نہ صرف صوبہ کے لئے ہی مضر ہے بلکہ ہندوستان کی متحدہ قومیت کے لئے بھی سخت نقصان رسان ہے۔ ہر ممکن ذرائع سے دور کرنے کی کوشش کرے گی ۔

سفید بالوں کو سیاہ کرنے والا نایاب تحفہ!

جوہر وسمہ مہندی رجسٹرڈ مفت طلب فرمایئے

ایک منٹ میں سفید بالوں کو بغیر تکلیف کے قدرتی سیاہ کرتا ہے

قبل ازیں راولپنڈی سے جوہر وسمہ مہندی طلب کرنے پر ایک روپیہ آٹھ آنے صرف ہوا کرتے تھے۔ اب صرف محصولڈاک اور پیکنگ پورا کرنے کے لئے دار کے ٹکٹ آنے پر پوری شیشی مفت روانہ کیجاتی ہے۔ ایجنٹوں سے ۸ میں خرید فرمایئے۔

ایجنٹوں کی ہرجگہ ضرورت ہے۔ شرائط ایجنسی کے لئے ٹکٹ آنا چاہیئے کمیشن معقول دی جاتی ہے۔ اکابرین دنیا کا متفقہ فیصلہ۔ فرمائیں اگر اپنی تسلی کر لیں۔ غلط ثابت ہو تو ہرجانہ بھی پیش کیا جائے گا ۔

صوفی اینڈ کو رجسٹرڈ آزاد منزل نیا کٹڑہ راجہ بازار راولپنڈی شہر | برانچ آفس۔ صوفی اینڈ کو رجسٹرڈ متصل سنہری مسجد ڈبی بازار لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وزیر اعظم پنجاب کی طرف سے وزارت کے پروگرام کی وضاحت

## نئے آئین سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائیگی

پنجاب میں نئے آئین کا آغاز کرتے ہوئے سر سکندر حیات خان صاحب وزیر اعظم نے حسب ذیل بیان شائع فرمایا ہے

پنجاب کی پہلی خود مختار وزارت آج عنانِ حکومت سنبھال رہی ہے۔ میری آرزو ہے کہ وزارت کی طرف سے ایک مختصر سا بیان شائع کر دوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم نے ہمیں اس قابل بنایا ہے۔ کہ ہم پنجاب میں نئے آئین حکومت کو اچھے طریقے پر شروع کر سکیں۔ معاملہ فہمی اور کاروانی سرزمین پنجاب کے باشندوں کی نمایاں خصوصیتیں ہیں۔ ان خصوصیتوں سے کام لے کر پنجاب کے ووٹروں نے صوبجاتی اسمبلی میں اپنے نمائندوں کو کافی بڑی تعداد میں کامیاب بنایا جو قومی کوششوں کی استعداد کو عدم تعاون کی بنجر زمین میں ضائع کرنے کے بجائے تعمیری کاموں پر زیادہ بھروسہ رکھتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ تخریب اور بربادی کا کام زیادہ آسان اور سہل ہے لیکن تعمیری کام انجام دینے کے لئے دور اندیشی حوصلے اور استقلال کی ضرورت ہے ہم اس صوبے میں تعمیری کاموں کا عزم کر چکے ہیں۔

مسلمان ہندو سکھ اور عیسائی سب کی بہت بڑی اکثریت کا صاف اور واضح فیصلہ یہ ہے۔ کہ نئے آئین سے کام لیا جائے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ووٹروں کے اس فیصلے کو قبول کریں۔ اور ایک ایسی شاندار عمارت کی تجویز و تعمیر میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں۔ جو پنجاب کے شایانِ شان ہو۔ اور ہماری مادر وطن کے اعزاز میں اضافہ کرے۔

### نیا آئین اور نئی وزارت

حکومتِ ہند کے نئے آئین میں صوبجاتی خود مختاری کے دائرے میں بھی جو پابندیاں اور کوتاہیاں موجود ہیں۔ ان کے متعلق پنجاب کی نئی وزارت کو پورا علم و احساس ہے۔ تاہم اپنے ووٹروں کے واضح فیصلے کے مطابق ہم نے نظم و نسق کو چلانے اور نئے آئین سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ ہم اعتراف کرتے ہیں کہ جس کارخانہ کو چلانے کا کام ہمارے سپرد ہوا ہے۔ وہ نزاکتوں اور پیچیدگیوں سے پاک نہیں۔ لیکن ہم نہیں سمجھتے۔ کہ آزمائش کے بغیر اس کو مردود قرار دے دینا کہاں کی دانشمندی ہے۔ ہم اس بات کے بھی حق میں نہیں ہیں۔ کہ دیدہ و دانستہ اس میں روڑے اٹکائیں اور اسے تباہ کریں۔ اس قسم کا طرزِ عمل نہ تو صوبہ کے لئے مفید ہوگا۔ اور نہ ووٹروں کی طرف سے عائد شدہ فرض کے نقطۂ نگاہ سے درست سمجھا جائے گا۔

اس کے ساتھ ہی ہم یہ امر بھی قطعی طور پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر ہماری بہترین کوششوں کے باوجود یہ ثابت ہو گیا کہ اس سے کام نہیں لیا جا سکتا۔ تو ہمیں نئے آئین کے متعلق اپنا نقطۂ نگاہ بدل لینے میں قطعاً کوئی تذبذب اور ہچکچاہٹ نہیں ہوگی۔

### دوگونہ خوش نصیبی

ہماری ذمہ داری بڑی بھاری ہے اور ہماری مشکلات بہت سخت ہیں لیکن ہم دو باتوں میں بڑے خوش نصیب ہیں۔

اوّل۔ یہ کہ ہمارے وزرا سب کے سب کامل یک آہنگی کے ساتھ کام کرنے کا پختہ فیصلہ کر چکے ہیں۔

دوم۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ ہز ایکسی لنسی گورنر بہادر بھی عزم صمیم کئے بیٹھے ہیں کہ نئے آئین کے تمام اچھے پہلوؤں سے فائدہ اٹھانے میں ہماری پوری پوری امداد کریں۔

ایک مختصر سے بیان میں ان تمام اصولِ کار کو واضح کرنا ممکن نہیں۔ جن سے ہم کام لینا چاہتے ہیں۔ نہ یہاں ہماری تجویز کردہ پالیسی پر بحث کی جا سکتی ہے۔ نہ اس پروگرام کی تمام تفصیلات پیش کی جا سکتی ہیں۔ جس پر ہم آئندہ پانچ برس میں کاربند رہنا چاہتے ہیں۔ ہم اپنی تجاویز اور لائحہ عمل کے خاکہ کو مکمل کر کے سب سے پہلی فرصت میں منظرِ عام پر لے آئیں گے۔ لیکن بعض حد درجہ اہم معاملات و امور پر شروع ہی میں روشنی ڈال دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

### پروگرام کے اہم اجزا

کسانوں کے بوجھ میں تخفیف۔ بے روزگاری کے مسئلے کی عقدہ کشائی قومی تعمیر کی سرگرمیوں کا پھیلاؤ پسماندہ جماعتوں کی فلاح و ترقی۔ جن میں ہمارے اچھوت بھائی بھی شامل ہیں۔ فرقہ وار اتحاد اور خیر سگالی کو ترقی دینے کے لئے سازگار فضا کا بندوبست بڑے اہم کام ہیں محض پنجاب ہی نہیں بلکہ ہندوستان بھر میں ان ضروری کاموں کی طرف سب کی توجہ منعطف ہے۔ بعض دوسرے مسائل بھی ہیں۔ جنہیں سے بعض بڑے اہم ہیں بعض کم اہم ہیں۔ وہ بھی ہماری وزارت کو اپنی طرف متوجہ کریں گے لیکن مذکورہ بالا مسائل کو ہمارے نزدیک تمام دوسرے مسائل پر فوقیت و برتری حاصل رہے گی۔

### فرقہ وار کشیدگی

فرقہ وار تلخی اور کشیدگی ہر محب وطن ہندوستانی کے نزدیک ذلت خیز ہے یہ قومیت کی حقیقی روح کے نشو و نما کے لئے نقصان رساں ہے۔ جب کبھی فرقہ داری کا جنون جوش میں آتا ہے۔ تو صوبہ کے مالیہ پر بوجھ ضرور پڑ جاتا ہے۔ اس تلخی و کشیدگی کے خلاف جنگ ضروری ہے جو لوگ مختلف بہانوں کے ماتحت فرقہ داری کے زہر کو اخباروں یا جلسوں کے ذریعہ سے سادہ لوح عوام کے دلوں تک پہنچاتے ہیں۔ ہماری وزارت فیصلہ کر چکی ہے۔ کہ ان کا سختی کے ساتھ انسداد کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ باہمی خیر سگالی اعتماد اور رواداری کے احساسات کو ترقی دینے کے دوسرے وسائل سے بھی کام لیا جائے گا۔ ہم اپنے تمام ہم وطنوں کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم میں سے ہر شخص اپنی قوم کے جائز حقوق کی پوری نگہداشت کے ساتھ ساتھ قوموں کے جائز حقوق کی حفاظت کریگا

قانون مباشرت

مباشرت پر مفصل مکمل و نہایت مستند باتصویر کتاب

قیمت چار روپیہ للعہ محصولڈاک ۲ر

ہے

فہرست اور ریویوز مفت طلب کریں

پتہ

امیر الاطبا ڈاکٹر فضل حسین محلہ دوگراں دہلی

یوم التبلیغ کے لئے

اسلامی اصول کی فلاسفی اردو پاکٹ سائز قسم اول مجلد سنہری ۲ر قسم دوم ۱ر۔ درثمین مجلد سنہری ۱ر کشتی نوح مجلد ۱ر ٹیچنگ آف اسلام ۲ر تحفہ پرنس آف ویلز اردو ۲ر۔ انگریزی ۲ر احمدیہ دار الکتب قادیان سے منگوائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## غرض پرستوں سے بچو

جو غرض پرست لوگ مختلف عہدے حاصل کرنے کی کوششوں میں ناکام رہ کر اپنی اپنی اقوام کے حقوق کی حفاظت کے پردے میں سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے کا دام پھیلا رہے ہیں۔ ہم عوام کو ان سے خبردار کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ تمام محب وطن پنجابیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ان تمام نہاد لیڈروں کی پردہ کشائی کیلئے متحد ہو جائیں۔ اور صوبے کو ان کی فریب آمیز حرکتوں کے نتائج سے بچائیں۔ ہم عوام سے ادرجرائد سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ صوبے کو فرقہ وار جھگڑوں اور بے اعتمادی سے نجات دلانے میں ہماری پوری پوری امداد کریں۔

## تعمیری ضروریات

دوسرے مسائل دور رس مالی نتائج اور اہم محاصلی امور سے وابستہ ہیں۔ پنجابی کسانوں کی مشکلات کے متعلق ہماری وزارت سے زیادہ کسی کو آگاہی حاصل نہیں۔ لیکن کسانوں کو جتنی امداد دی جائے گی۔ اتنی ہی صوبے کے محاصل میں کمی واقع ہو گی۔ اور تعمیری کاموں کی توسیع یا بے روزگاری کے علاج کی تدابیر مزید روپے کی محتاج ہیں۔ اس دوگونہ ضرورت (ایک طرف کسانوں کے لئے ضروری امداد کا بندوبست اور دوسری طرف بے روزگاری کے استیصال یا تخفیف اور قومی تعمیر کے کاموں کی توسیع) کا تقاضا یہی ہے۔ کہ آمدنی کے موجودہ وسائل پر اس مقصد کو سامنے رکھ کر غور کیا جائے کہ غریب جماعتوں پر محاصل کے بوجھ کو بڑھائے بغیر آمدنی کو ضروریات کے مطابق کیونکر بڑھایا جا سکتا ہے۔

## مصارف حکومت میں کمی

کہا جا سکتا ہے۔ کہ نظم و نسق کے موجودہ خرچ میں کافی تخفیف ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ مذکورہ بالا مقاصد کے لئے کچھ روپیہ فراہم ہو جائے۔ وزارت عوام کو یقین دلانا چاہتی ہے۔ کہ مناسب کفایت شعاری کے لئے ہر معقول کوشش کی جائے گی۔ تاکہ نظم و نسق کی صلاحیت کو برقرار رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ کم خرچ ہو جائے

لیکن یہ حقیقت پیش نظر رہنی چاہیئے۔ کہ جب سے کساد بازاری شروع ہوئی کافی تخفیف ہو چکی ہے۔ اور بجٹ کا وہ حصہ جس کا فیصلہ ووٹوں کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔ بہت بڑا نہیں۔ نیز ظاہر ہے کہ مزید ممکن العمل کفایت شعاری اور تخفیف کے ذریعہ سے جو روپیہ بچایا جا سکے گا۔ وہ بہت کم ہو گا۔ اور ان مقاصد کے لئے قطعاً ناکافی ہو گا۔ جو ہم سب کی ہمدردی کے مستحق ہیں۔

## دو ضروری کمیٹیاں

بہرحال وزارت نے آگے قدم بڑھانے کے عزم اور ہمت کے ساتھ دو کمیٹیاں مقرر کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک کمیٹی بے روزگاری کے مسئلہ کی عقدہ کشائی کے لئے بہترین تدابیر سوچ کر ان کے متعلق رپورٹ مرتب کرے گی۔ دوسری کمیٹی تخفیف اور کفایت شعاری کی ممکن تجاویز بتانے کے علاوہ آمدنی کے ایسے نئے وسائل پر غور کرے گی۔ جن سے غریبوں کے بوجھ میں اضافہ نہ ہو۔ ان کمیٹیوں کی تجاویز کو سامنے رکھ کر وزارت ایک طرف کسانوں کو مناسب امداد بہم پہنچائے گی۔ دوسری طرف تعمیری کاموں کی توسیع عمل میں لائے گی۔

## عاجزانہ دعا

وزارت کے سامنے جو کام ہے۔ وہ مشکل بھی ہے۔ اور نازک بھی۔ لیکن خدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے ہم عزم راسخ کے ساتھ اس کام کو شروع کر رہے ہیں۔ اور انتہائی عجز و خلوص کے ساتھ قادر مطلق کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں۔ کہ وہ ہمیں قوت ہمت ایمان اور بصیرت عطا کرے۔ تاکہ ہم اپنے فرائض کو شایاں طریق پر انجام دے سکیں۔ اسی سے التجا ہے۔ کہ وہ ہمیں مادر وطن کی عظمت کے لئے ہم جنسوں کی خدمت کے سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھے۔ وہی تمام برکتوں کا بخشنے والا ہے۔ اور تمام ہدایتوں کا سرچشمہ ہے ؛

---

# میر واعظ یوسف شاہ صاحب سے ناروا سلوک

## چاہ کن را چاہ در پیش

سری نگر۔ ۲۴ مارچ۔ مولوی یوسف شاہ صاحب میر واعظ سری نگر اور اس کے ہم نوا عام طور پر لوگوں کو احمدیوں اور احمدیوں کے حامیوں کے خلاف اکساتے رہتے ہیں۔ اور اس کوشش میں رہتے ہیں کہ ہر رنگ میں احمدیوں کو تکالیف پہنچائیں چنانچہ گذشتہ دنوں میر واعظ مذکور کے چیلوں میں سے میرک شاہ اور محمد امین دو ملاؤں نے وادئے کشمیر کا دورہ کر کے احمدیوں پر سخت مظالم کرائے۔ عوام کو برانگیختہ کیا۔ متعدد مقامات پر احمدیوں کے مکانات جلائے گئے۔ احمدیوں سے بائیکاٹ کرنے کے علاوہ انہیں زدوکوب کیا گیا۔

میر واعظ اور ان کی پارٹی احمدیوں کے علاوہ اپنے دیگر مخالفوں سے بھی اسی طرح پیش آتی ہے۔ چنانچہ مولوی یوسف شاہ صاحب نے گذشتہ دنوں شیخ محمد عبداللہ صاحب اور مسلم کانفرنس کے دیگر ارکان کے خلاف بھی اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ چند غنڈوں نے حملہ کر کے بخشی غلام محمد صاحب کا گھر لوٹ لیا۔ لیکن چاہ کن را چاہ درپیش والا معاملہ ہے۔ درگجن میں ایک مسلمان لڑکی عیسائی ہو گئی ہے۔ جس کا مقدمہ چل رہا ہے۔ کل میر واعظ یوسف شاہ صاحب درگجن (سری نگر) میں عیسائیوں کے خلاف وعظ کرنے جا رہے تھے۔ کہ راستے میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کے عین بالمقابل محلہ خانیار میں مولوی صاحب موصوف کی موٹر روک لی گئی۔ اور مسلمانوں نے انہیں زدوکوب کیا۔ گو ہم اس حرکت کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردہٴ تست کے مصداق یہ سب کچھ مولوی صاحب کے اپنے ہاتھوں کا کیا ہوا ہے۔ جو تعلیم انہوں نے لوگوں کو دی۔ اس کا استعمال عوام نے ان پر بھی کیا۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ تمام فرقوں کی بھلائی اور بہبودی اسی میں ہے۔ کہ اس قسم کے افعال سے اظہار نفرت کریں۔ ورنہ یاد رکھیں۔ کسی جماعت کے افراد کی عزت محفوظ نہ رہیگی۔ یہ واقعہ خصوصاً اس لئے بھی افسوسناک ہے۔ کہ مولوی یوسف شاہ صاحب اس موقعہ پر ہر حال اسلام کی تائید کے لئے جا رہے تھے ؛ نامہ نگار از سری نگر

---

# احمدی پوسٹ ماسٹر صاحب حویلیاں کا تبادلہ

بابو سردار احمد صاحب پوسٹ ماسٹر حویلیاں عرصہ پانچ سال تک یہاں مقیم رہے۔ آپ نہایت زندہ دل۔ ہر دلعزیز اور غیر متعصب انسان ہیں۔ ہر خورد و کلاں سے نہایت اخلاق کے ساتھ پیش آتے۔

۲۸ مارچ ۱۹۳۷ء کو شام کے ۵ بجے آپ کی تبدیلی کے سلسلہ میں معززین شہر نے آپ کے اعزاز میں شاندار پارٹی دی۔ جس میں ہندو سکھ اور مسلمان معززین نے شمولیت کی۔ ازاں بعد جناب بابو بشنداس صاحب مانکٹالہ نے ایڈریس پڑھا۔ جس کا جناب بابو صاحب موصوف نے نہایت موزوں الفاظ میں جواب دیا۔

پبلک سیکرٹری حویلیاں۔ ہزارہ

18

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قانون ادائیگی تنخواہ مزدوران

حضور سرور کائنات کا ارشاد ہے کہ مزدور کو اس کا پسینہ سوکھنے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کر دینی چاہئیے۔ میں حکومت ہند کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ آج ساڑھے تیرہ سو سال کے بعد اس نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا قول پر عمل کرتے ہوئے قانون ادائیگی تنخواہ مزدوران و ملازمین وضع کیا ہے۔ یہ قانون عنقریب ہی ہندوستان میں نافذ کیا جائے گا۔ اس سے کارخانوں اور ریلوں کے مزدور و ملازمین کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ نادہند و ظالم مالکان کارخانہ جات عام طور پر ان غریب و کس مپرس مزدوران کو نہ صرف وقت پر تنخواہ ہی ادا نہیں کرتے بلکہ شاذ و نادر ہی پورا معاوضہ ادا کرتے ہیں۔ یہ لوگ حیلہ بہانوں سے غریب مزدور کی تنخواہ میں سے ایک معتدبہ حصہ کاٹ لینے کے خوگر ہیں۔ کبھی جرمانوں کی صورت میں کبھی فرضی یا مبالغہ آمیز نقصان کی تلافی کی صورت میں کبھی چندوں کی صورت میں اور کبھی دیگر جھوٹ موٹ کی باتیں بنا کر اس طرح گویا غریب مزدور کے پلے اس کے گاڑھے پسینے کی آدھی کمائی بھی نہیں پڑتی۔ جس کے باعث وہ بیچارہ پچاس پچاس فی صدی شرح سود پر قرض لے کر اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ بمشکل تمام پالتا ہے اور قرض کے چنگل سے کبھی نجات حاصل کر ہی نہیں سکتا۔

اس مسئلہ کو انجمن ہائے مزدوران و ملازمین نے ۱۹۳۰ء میں مزدوران ہند کے شاہی کمیشن کے روبرو بڑی شد و مد سے پیش کیا تھا کمیشن نے اس بارے میں مکمل شہادت لینے کے بعد اس امر کی سفارش کی کہ مفصلہ بالا شکایتوں و مظالم کا سدباب کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ایک قانون ادائیگی تنخواہ مزدوران وضع کیا جائے گے اس قانون کی رو سے ادائیگی تنخواہ جرمانوں اور مختلف کٹوتیوں کو ایک ضابطہ کے ماتحت لایا گیا ہے۔ جس پر عمل کرانے کے لئے حکومت ایک خاص افسر مقرر کرے گی۔ عدالت دیوانی یا فوجداری نادہند و ظالم مالک کارخانہ کے خلاف ڈگری صادر کرنے کی بھی مجاز ہوگی۔ نیز اسے عدالت فوجداری جرمانہ بھی کر سکیگی۔ چونکہ اس قانون سے ہزاروں و لاکھوں مزدوروں و ملازمین کا فائدہ مقصود ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی اطلاع کے لئے اس کا ایک ملخص پیش کیا جائے

## قانون کا اطلاق

قانون ہذا اولین طور پر ان مزدوران و ملازمین کے متعلق ہی قابل پذیرائی ہوگا۔ جو ریلوے پر ملازم ہوں یا جو ایسے کارخانوں میں ملازم ہوں۔ جہاں بیس سے زیادہ مزدور کام کرتے ہوں۔ اور جہاں سٹیم یا بجلی وغیرہ کی طاقت استعمال ہوتی ہو۔ وہ ملازم یا مزدور جو دو صد روپیہ ماہوار سے زیادہ تنخواہ لیتے ہوں۔ اس قانون سے مستفید نہ ہو سکیں گے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ دو صد روپیہ ماہوار سے زیادہ تنخواہ لینے والے اپنے مفاد کی خود حفاظت کر سکتے ہیں۔ صوبجاتی حکومتوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس قانون کا نفاذ کان کنوں ٹرام موٹر یا لاری چلانے والوں بحری جہاز یا بندرگاہوں پر کام کرنے والوں تیل کے چشموں اور چائے، کافی کیلا وغیرہ کے باغوں میں کام کرنے والوں اور دیگر ایسے کارخانوں کے ملازمین و مزدوروں پر کرے جہاں اشیا بنتی ہوں یا جہاں ان کی مرمت کی جاتی ہو۔

## ادائیگی تنخواہ

ہر کارخانہ کا مالک یا مینیجر ایک میعاد تنخواہ مقرر کرے گا۔ جو ایک ماہ سے زائد نہ ہوگی یعنی وہ اس امر کا اعلان کریگا کہ آیا وہ تنخواہ ہفتہ وار ادا کیا کریگا یا عشرہ وار یا ماہوار اور اس بارے میں ایک تاریخ کا تعین کیا کرے گا۔ قانون ہذا کی رو سے یہ ضروری و لازمی ہے کہ ان کارخانوں کی صورت میں جہاں ایک ہزار سے کم مزدور ملازم ہوں تاریخ مذکورہ سے سات دن کے اندر اندر تنخواہ کی ادائیگی ہو جائے۔ جہاں ایک ہزار سے زیادہ ملازم ہوں۔ وہاں تاریخ مذکورہ سے دس دن کے اندر اندر تنخواہوں کا ادا ہونا قانوناً ضروری و لابدی ہے یعنی اگر مالک یا مینیجر نے عرصہ تنخواہ یکم سے یکم مقرر کیا ہے۔ تو اول الذکر صورت میں ۷ تاریخ تک اور موخر الذکر صورت میں ۱۰ تاریخ تک تنخواہ ادا کرنی ضروری ہے جہاں کسی مالک یا مینیجر نے کسی مزدور یا ملازم کو اس میعاد تنخواہ گزرنے سے پہلے ہی برخاست کر دیا ہو وہاں روز برخاستگی کے اگلے روز تک اس کی تنخواہ ادا کرنی ضروری ہوگی۔ یعنی اگر ۳ سے ۸ یا ۱۷ یا ۲۵ تاریخ کو نکال دیا جائے تو یہ ضروری ہے۔ کہ اس کی تنخواہ بالترتیب ۴۔ ۹۔ ۱۸ یا ۲۶ تاریخ کو ادا ہو جائے۔

ادائیگی تنخواہ کسی ایسے روز ہونی چاہئیے جب کہ کارخانہ کھلا ہو۔ مالک یا مینیجر چھٹی والے دن تنخواہ ادا نہیں کر سکیگا۔ مطلب یہ ہے کہ کہیں مالک کارخانہ مزدوروں سے زیادہ سے زیادہ کام لینے کے لئے یہ نہ کرے کہ ان غریبوں کو چھٹی والے دن تنخواہ ادا کرے جس سے ان کی چھٹی ضائع جائے۔ نیز تنخواہ کا سکہ مروجہ کی شکل میں ادا ہونا ضروری ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ مالک کارخانہ غلہ یا کپڑا یا دیگر اشیا کی صورت میں تنخواہ ادا کرے جیسا کہ بعض اوقات الطحان کیا کرتے ہیں۔

## وضعات

یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ مالک کارخانہ اپنے ملازموں کو پوری تنخواہ ادا کرے اور سوائے ان کٹوتیوں کے جو قانون ہذا کی رو سے جائز قرار دی گئی ہوں دیگر کسی قسم کی کٹوتی نہ کرے۔ قانون ہذا کی رو سے صرف مفصلہ ذیل امور کے متعلق ہی مالک اپنے مزدوروں کی اجرت یا تنخواہ میں سے کٹوتی کر سکتا ہے (۱) جرمانہ (۲) غیر حاضری (۳) نقصان رسانی (۴) کرایہ مکان (۵) معاوضہ سہولت یا خدمت (۶) پیشگی تنخواہ وصول شدہ۔

(۷) انکم ٹیکس (۸) رقم قرق شدہ بحکم عدالت (۹) چندہ پراویڈنٹ فنڈ (۱۰) چندہ اور قرضہ انجمن امداد باہمی

جرمانے صرف انہی امور کے متعلق ہو سکیں گے۔ جن کی منظوری گورنمنٹ نے دی ہو۔ اور جن کی ایک فہرست کارخانہ کے باہر نمایاں طور پر بغرض اطلاع عام چھپاں کی گئی ہو۔ جرمانہ اس وقت تک نہیں ہو سکے گا۔ جب تک کہ مزدور کو اپنی صفائی پیش کرنے کا کافی موقع حسب ضابطہ نہ دیا جائے۔ رقم جرمانہ کسی ماہ میں دو پیسے فی روپیہ تنخواہ سے تجاوز نہیں کریگی۔ پندرہ سال کی عمر کے مزدور پر کوئی جرمانہ وصول نہیں ہو سکیگا۔ باقساط جرمانہ وصول نہ ہوگا۔ ساٹھ دن کے بعد یہ زائد المیعاد ہو جائیگا۔ اور ناقابل وصولی ہوگا۔ تمام جرمانے اور ان کی وصولیاں ایک خاص رجسٹر میں رکھی جائینگی جرمانہ کی تمام رقم مالک یا مینیجر نہیں لیجائیگا۔ بلکہ یہ اس کارخانہ کے تمام مزدوروں کے کسی ایسے مفید مطلب امر پر خرچ ہوگا۔ جسے گورنمنٹ نے منظور کیا ہو۔ مثلاً ان کے لئے کسی تفریح کے سامان یا کھیل کود یا سینما تھیٹر یا کسی مردہ مزدور کی تجہیز و تکفین وغیرہ کے لئے

## غیر حاضری

ایام غیر حاضری کا جرمانہ اس کی تنخواہ کے مناسب کے مطابق ہی ہو سکتا ہے یعنی جس قدر یومیہ تنخواہ ہوگی۔ اتنی ہی کاٹی جائے گی۔ نہ کہ اس سے زیادہ مثلاً یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ تنخواہ تو ایک روپیہ روز ہو۔ مگر غیر حاضری کا جرمانہ دو روپے وصول کیا جائے۔

## نقصان رسانی

اگر ملازم کی غلطی یا غفلت کی وجہ سے کوئی چیز ٹوٹ جائے۔ تو جرمانہ بقدر نقصان ہوگا۔ اور وہ بھی صفائی پیش ہو چکنے کے بعد جسے ایک رجسٹر میں درج کرنا ہوگا۔

کوارٹر کا کرایہ یا دیگر سہولت یا خدمت کے متعلق بھی تنخواہ میں سے کٹوتی اسی صورت میں ہوگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ملازم یا مزدور نے کوارٹرمیں رہنا یا دیگر سہولیت یا خدمت سے مستفید ہونا منظور کر لیا ہو۔ مالک یہ نہیں کرسکتا کہ اسے زبردستی کوارٹر دے کر اس کا کرایہ تنخواہ سے کاٹ لے اسی طرح بجلی پانی۔ سقہ۔ خاکروب اور دیگر قسم کی خدمت کے متعلق تنخواہ میں سے کٹوتی اسی شرط پر ہوسکے گی۔

## پیشگیاں

پیشگی تنخواہ وصول شدہ قبل از ملازمت سب سے پہلی تنخواہ سے ہی کاٹی جاسکے گی پیشگی برائے سفر خرچ قابل وصول نہ ہوگی۔

## انسپکٹر کارخانجات

یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا کارخانوں یا ریلوں کے منیجر یا مالک قانون ہذا کی خلاف ورزی تو نہیں کرتے گورنمنٹ اس بارے میں ایک انسپکٹر مقرر کرے گی۔ اس کے تقرر تک صاحب انسپکٹر کارخانہ جات ہی انسپکٹر متصور ہونگے۔ نیز گورنمنٹ کسی سب جج یا مجسٹریٹ کو اختیار دے گی۔ کہ وہ اس ایکٹ کے ماتحت مقدمات کی سماعت کرے۔ جہاں کسی مزدور کو یہ شکایت ہوگی۔ کہ اسے بروقت تنخواہ نہیں ملی یا اس کی تنخواہ میں سے ناجائز طور پر کٹوتی کر لی گئی ہے۔ تو وہ عدالت مذکورہ میں چھ ماہ کے اندر درخواست دے سکیگا جس کی سماعت سرسری طور پر کرنے کے بعد عدالت رقم وضع شدہ کی واپسی کا حکم دے گی۔ اور ادائیگی تنخواہ کی ڈگری دے گی۔ یہ رقوم بطور جرمانہ مالک سے وصول ہوسکا کریں گی۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ مزدور کو ڈگری کی وصولی میں تکلیف نہ ہو۔ خاص حالات میں ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں اپیل بھی ہوسکے گا۔ نیز جو مالک کارخانہ یا منیجر ایکٹ ہذا کے منشا کیخلاف ادائیگی تنخواہ نہیں کریگا۔ یا ناجائز طور پر جرمانے وصول کریگا۔ تو اور خلاف قانون ہذا تنخواہ میں سے رقوم وضع کریگا تو اسے پانچسو روپیہ تک جرمانہ ہوگا۔ اور بصورت عدم ادائیگی اسے جیل کی ہوا کھانی پڑیگی

ایم۔ اے غنی

# وصیتیں

عـ۶۰۰۲ منکہ جیونؑ بیوہ چوہدری نور محمد صاحب قوم زمیندار پیشہ زراعت عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ مارچ ۱۹۳۷ء بروز جمعہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد ایک عدد بہیرہ طلائی دو عدد بند نقرئی وغیرہ زیورات قیمتی مبلغ یکصد روپیہ ہے میں اس کے ۱/۳ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ ہاں اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۳ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ العبد جیونؑ بیوہ چوہدری نور محمد مرحوم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد سید احمد علی مولوی فاضل قادیان گواہ شد عبدالرحیم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ تلونڈی جھنگلاں گواہ شد: سکندر علی پنشنر ساکن بھینی بانگر۔

عـ۶۷۵۲ منکہ محمد خان ولد نظام الدین قوم کمبوہ پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۱ء ساکن دوالمیال ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت صرف ایک رہائشی مکان ہے جسکی کل قیمت چارسو روپیہ ہے لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اسوقت ۲۵/۰ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اپنی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جاویگا۔ المرقوم ۱/۱۰ العبد: ہیڈ جمعدار محمد خان سلیمانکی ہیڈ ورکس ضلع فیروزپور

گواہ شد:۔ عبدالرحیم احمدی سلیمانکی ہیڈ ورکس ضلع فیروزپور گواہ شد:۔ بقلم خود رحمت علی ملازم ہیڈ ورکس سلیمانکی ضلع فیروزپور

# عہدہ داران جماعت مقامی کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

مقامی جماعتوں میں ابھی تک اس بدعادت کا پوری طرح سدباب نہیں ہوا۔ کہ وہ مرکزی چندہ سے کسی صاحب کو کوئی رقم میری تحریری اجازت کے بغیر نہ دیا کریں۔ نظارت ہذا کیطرف سے اس بارے میں کئی بار اعلان ہوچکا ہے لیکن بعض جماعتیں اسپر ابھی تک پوری طرح پابند نہیں۔ مرکزی چندہ سے اس طرح رقم دیدینا ہرگز جائز نہیں ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ عہدہ داران جماعت کو جنکا تعلق انجمن کے مالی کاموں سے ہے۔ اسی طرح امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو بھی جن پر نگرانی کی ذمہ واری عاید ہوتی ہے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مرکزی چندہ سے کسی صاحب کو بھی خواہ وہ مرکزی کارکن ہو۔ یا مقامی یا اور کوئی صاحب کوئی رقم میری تحریری اجازت کے بغیر نہ دیا کرے۔ سوائے ناظر صاحبان وافسران صیغہ جات صدر انجمن کے جنکو صدر انجمن کیطرف سے مطابق ریزولیشن مورخہ ۲۰/۶/۳۳ مشروط طور پر اجازت دی گئی ہے۔ کہ وہ دوران سفر میں محکمانہ ضرورت کیلئے اگر انکو ضرورت پڑجائے تو مرکزی چندہ سے رقم بطور قرض دیجاسکتی ہے۔ جسے ان کو ایک ماہ کے اندر ...

## آوان قوم کی لڑکیوں کیلئے

## ضرورت رشتہ

ضلع گجرات کی دو جوان لڑکیوں کیلئے آوان یا کھوکھر قوم کے رشتے درکار ہیں۔ ضلع گجرات یا ضلع جہلم کے احمدی دوست توجہ فرمائیں۔ خاکسار

محمد الدین احمدی۔ تہال براستہ کھاریاں ضلع گجرات


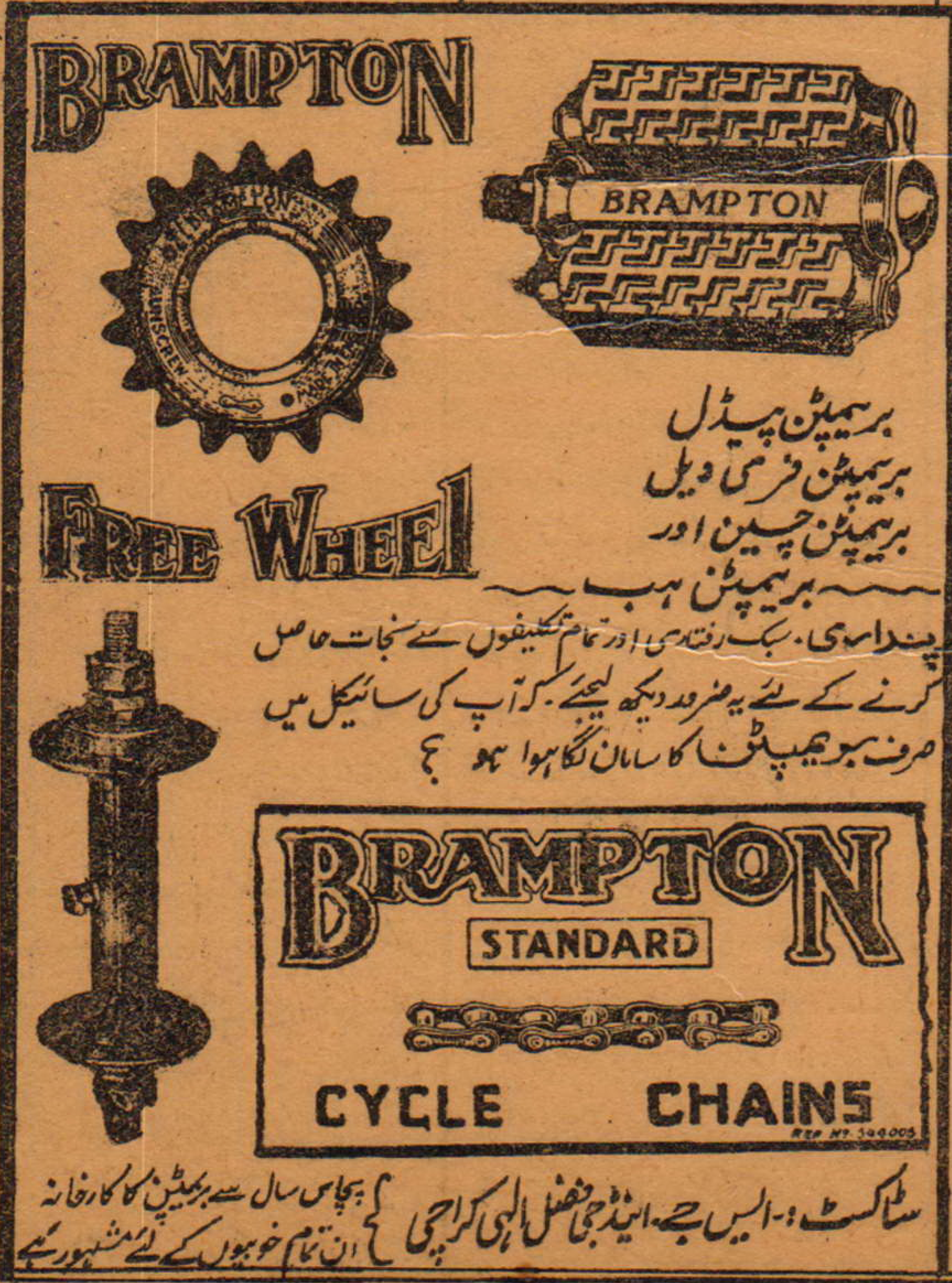

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**ع ۴۷۶۲** منکہ رحمت علی ولد شیخ احمد قوم شیخ کبریہ گوجر پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۴ء ساکن کالس ڈاکخانہ موہری ضلع گجرات بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ پندرہ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: بقلم خود رحمت علی حال ملازم ہیڈ ورکس سلیمانکی ضلع فیروزپور۔
گواہ شد:۔ ہیڈ جمعدار محمد خان ہیڈ ورکس سلیمانکی ضلع فیروزپور۔
گواہ شد: عبد الرحیم بقلم خود ملازم ہیڈ ورکس سلیمانکی ضلع فیروزپور۔

**ع ۴۷۴۰** منکہ غلام رسول ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر بائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کوٹلی تارڑ ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اپنی منقولہ غیر منقولہ جائداد جو میرے حصہ میں آئے اپنے حصہ میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ اپنی ماہوار آمد تنخواہ مبلغ ۳۳ اور الاؤنس جس قدر ملتا رہے گا۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ چوہدری غلام رسول ریلیونگ سگنیلر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن حال محلہ صوفیاں لدھیانہ۔
گواہ شد۔ سید عنایت علی شاہ محلہ صوفیاں لدھیانہ
گواہ شد:۔ سید صوفی محمد عبد الرحیم محلہ صوفیاں لدھیانہ۔

**ع ۴۷۵۹** منکہ قطب الدین ولد میاں میراں بخش صاحب قوم بھٹی پیشہ ترکھان عمر ۷ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۹ء ساکن لودی ننگل ڈاکخانہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان خام واقعہ موضع لودی ننگل قیمت تقریباً ۱۲۵/- روپے ہے اس کے علاوہ ایک عدد گائے قیمت ۲۸/۰ روپے پاس ہے۔ باقی گھر کا سامان چارپائیاں برتن کپڑے وغیرہ قیمتی ۵۰/- روپیہ ہے یعنی کل اس وقت میرے پاس مبلغ ۲۰۳/۰ روپے کی جائداد ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ پیش کردہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور میرے ورثاء میری اس وصیت کے پابند ہونگے۔ بجز اس کے کہ میں اپنی زندگی میں ہی اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کرا کر رسید حاصل کر لوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائداد ہوگی۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: قطب الدین ولد میاں میراں بخش نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: فقیر اللہ بقلم خود سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز میاں چنوں حال لودی ننگل۔ گواہ شد: بقلم خود محمد اسحاق دوکاندار لودی ننگل۔ گواہ شد: میاں علم الدین۔


## سلطان بلیو بلیک انک فار آل فاؤنٹین پن

سوین انک کے مقابلہ میں فاؤنٹین پن کی سیاہی قادیان میں تیار کی گئی ہے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب نے مقابلتاً پن میں سیاہی استعمال کر کے تصدیق کی ہے۔ چنانچہ پہلے نیلا لکھتی ہے۔ پھر سیاہ اور پختہ ہو جاتی ہے۔ ۲۔ دوسرے دن پانی سے نہیں دھلتی۔ ۳۔ ٹیوب کو خراب نہیں کرتی۔ ۴۔ ٹیوب میں جمتی نہیں۔ ۵۔ روانگی سوین سے زیادہ ہے۔ ۶۔ رنگت سوین کے برابر ہے۔ ۷۔ قیمت فی شیشی ۳ فیصدی سو کمیشن ... ۔ رحیم اینڈ برادرز قادیان گورداسپور۔ پنجاب



## قبروں کے کتبے

سفید سیاہ سبز نیلے سُرخ ہر رنگ میں
سیمنٹ کے بنے ہوئے
مضبوط پائدار کبھی نہ مٹنے والے حروف میں

بنوانے کا پتہ:۔ کنکریٹ انڈسٹریز ہوزری روڈ۔ قادیان۔

**قیمت**

عام حالت میں جب کہ نام عمر تاریخ وفات درج کرنی ہو عہ (سائز ۱۶ × ۱۰") بیرون قادیان علاوہ مذکورہ بالا قیمت کے خرچہ ریل وغیرہ بذمہ خریدار آرڈر کے ساتھ نصف قیمت پیشگی لازمی ہے کتبہ کا وزن عام طور پر چار پانچ سیر ہوتا ہے۔ اور بآسانی گاڑی میں بھیجا جا سکتا ہے

**گارنٹی**

۵۔ ۱۰۔ یا بیس سال کے اندر یا کبھی بھی کتبہ کے حروف مٹ جاویں تو قیمت ادا شدہ واپس کی جاوے گی آرڈر پر ہر سائز کا کتبہ طیار ہو سکتا ہے قیمت واجبی



## نہایت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں

**موٹاپا دور**۔ بلا فاقہ کشی و پرہیز و بلا ضرر۔ روزانہ (۴۔۶ اونس) پندرہ تولہ وزن کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے قیمت مکمل ایک ماہ کے لئے پانچ روپے محصول ۹/

**حب لوازی**: عورتوں کی جملہ امراض رحم بے قاعدگی حیض ہمیشہ کا درد سر۔ درد کمر۔ رحم سے سفید رطوبت آنا۔ رحم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ خون کی کمی۔ ہسٹیریا۔ وغیرہ کیلئے از حد مفید ثابت ہو چکی ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے ۶۴ گولی صرف ایک روپیہ محصول ۶/ آنے۔

**مفرح لوازی**:۔ نہایت بیش قیمت ادویہ کا مرکب۔ خوش ذائقہ۔ خون صالح پیدا کرنے والا۔ ہمیشہ بدن چست طبیعت خوش۔ حافظہ تیز کرنے والا۔ مقوی دل و دماغ و دیگر اعضائے رئیسہ خوراک ۳ ماشہ۔ ۲۴ روز کی خوراک قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک ۶/ آنے۔

ملنے کا پتہ

احمدیہ مطب لوازی کھڑر ضلع انبالہ حکیم سید محمد گلزار احمد حامد تمغہ یافتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah


# بلا اپریشن موتیابند دور

کون نہیں جانتا کہ موتیابند کی بیماری بہت موذی مرض ہوتی ہے۔

اس بیماری میں کئی سال تک پانی پکنے کا انتظار کیا جاتا ہے۔ تاکہ اپریشن کرایا جاسکے اس لمبے انتظار کے بعد اگر اپریشن درست ہوا۔ تو آنکھیں دیکھنے کے قابل ہو جاتی ہیں۔ اور اگر ذرا کوئی نقص رہ گیا۔ تو آنکھیں ساری عمر کے لئے مصیبت بن جاتی ہیں۔

نیز بنی ہوئی آنکھیں بھی اکثر جلن دھندلاپن ڈھیلوں کے درد کا شکار بن جاتی ہیں۔ ان سب مرضوں اور خاصکر موتیابند بغیر اپریشن اچھا کرنے کے لئے سالہا سال کے تجربہ کے بعد ہم نے یہ دوا جڑی بوٹیوں سے تیار کی ہے۔ چند روز میں اپنا اثر دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک ماہ کیلئے ایک روپیہ چار آنے (عہ) تین ماہ کی دوائی کی قیمت تین روپے علاوہ محصولڈاک نیز ہر قسم کی آنکھوں کا مشورہ بذریعہ خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں

**ایس ایم عبداللہ معالج چشم۔ آنکھوں کا ہسپتال۔ قادیان۔ پنجاب**



نیٹ سیبک سیمیاں ایبٹ

پانچواں ایڈیشن

# مخزن نعمت

نیز ترب م اچار مربے

کتاب "مخزن نعمت" میں ہر قسم کے ماکولات مثلاً ہر قسم کے سالن ہر طرح کی سبزیاں شدیگ قسم قسم کے پلاؤ زردہ متنجن بریانی دوپیازے قسم قسم کے کباب بھرتے دالیں۔ مچھلی برگر وغیرہ انواع واقسام کے مقوی حلوے کئی قسم کی کھیریں اور کھچڑیاں سویاں پڈنگ قسم قسم کے نان پراٹھے۔ دوپڑ۔ پوری۔ کتلمہ۔ باقرخانی بھینی طرح طرح کی خستہ اور لذیذ مٹھائیاں مثلاً بالوشاہی۔ جلیبی شکرپارے۔ کھجور۔ گلاب جامن۔ قسم قسم کے لڈو۔ گل گلے۔ پیڑے برفی۔ قلاقند۔ ریوڑی۔ گزک۔ رس گلے۔ الائچی دانے۔ اکبریاں اور اندرسہ وغیرہ اور انواع واقسام کے مفرح اور خوش ذائقہ شربت مثل بادام۔ سیب۔ انار خشخاش شہتوت۔ لیموں۔ صندل۔ بنفشہ عناب سکنجبین تیار کرنے کی ترکیبیں درج کی ہیں۔ ہر قسم کے اچار اور ہر طرح کے مربے تیار کرنا نیز بگڑتے ہوئے کھانوں کو درست کرلینا مچھلی کا کانٹا گلانے کی ترکیب تازہ اور باسی دودھ کی پہچان۔ گندے انڈوں کی شناخت مکھن گھی اور پنیر کے متعلق ہدایات کھانا کھانے اور کھلانے کے پسندیدہ طریقے اور آداب درج ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ مع محصولڈاک

**ہندوستانی کتب خانہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور**



# ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

## زیر سرپرستی عالیجناب شمس الحکماء حکیم عبدالغنی خانصاحب انصاری رئیس اعظم دہلی

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی کا مقصد اعظم طب یونانی کا احیاء ہے اس کے جملہ مرکبات نہایت احتیاط اور صحیح اجزاء کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ اور مخصوص مجربات سو فیصدی کامیاب ہیں۔ جو کہ عالیجناب حکیم عبدالغنی خانصاحب اور عالیجناب علامہ حکیم نورالدین صاحب بھیروی اور وید مان سنگھ صاحب سیکرٹری طبیہ کالج دہلی کی زندگیوں کا نچوڑ ہیں۔

## مخصوص مجربات دواخانہ

**حب بواسیر** یہ گولیاں خونی اور بادی بواسیر کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ ان کے اکیس یوم کے استعمال سے مرض جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ اور روغن بواسیر کے استعمال سے مسے بالکل خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں۔ اکیس یوم دوا کی قیمت مع روغن بواسیر پانچ روپے (صہ) ہے۔

**حیات النسوان** سیلان الرحم۔ انشقاق الرحم۔ اختناق الرحم اور حیض کی جملہ خرابیوں کے لئے بہترین چیز ہے۔ اس کے استعمال سے دل کی دھڑکن۔ سر کا درد اور ہاتھ پاؤں کی جلن اور اینٹھن کافور ہو جاتا ہے۔ اور حیض اور ایام ماہواری باقاعدہ ہو کر طبیعت نہایت ہشاش بشاش رہنے لگتی ہے۔ جملہ نسوانی امراض کے لئے بہترین چیز ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

## ماء اللحم خاص الخاص یہ نسخہ کلاں

یہ ویدک یونانی دواخانہ کا بہترین تحفہ ہے۔ گرمی اور سردی ہر دو موسم میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مردانہ قوت میں اضافہ کرنے اور قائم رکھنے میں بہترین چیز ہے۔ اگر موسم گرما میں اس کو بطور ناشتہ دودھ میں ڈالکر استعمال کیا جائے۔ تو اعضائے رئیسہ کو قوت دینے کیلئے کسی اور چیز کے استعمال کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

قیمت فی بوتل پانچ روپے (صہ)

**حالات مرض تحریر کر کے عالیجناب حکیم عبدالغنی خانصاحب کے لاثانی طبی تجربات سے فائدہ اٹھائیں**



## امرت بوٹی

عطیہ جناب حکیم نقیر احمد خانصاحب احمدی حکیم حاذق

**نوجوان** تندرست نوجوانوں کو کوئی طاقتور دوائی ہرگز استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔ وہ نوجوان جنہوں نے اپنی قوت کو خراب کر لیا ہو یا وہ بوڑھے جنکی قوت مردانہ میں کمی آگئی ہو سرعت جریان احتلام کی بیماری میں مبتلا ہو چکے ہوں وہ امرت بوٹی استعمال کریں۔ حالات مفصل لکھے جائیں۔ کیونکہ امرت بوٹی کے ہمراہ دوسری دوائی بلاقیمت روانہ کی جاتی ہے۔ امرت بوٹی کی شیشی ۵۰ گولی عہ

منیجر یونان فارمیسی جالندھر چھاونی پنجاب



## جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائیدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے۔ احباب کرام آرڈر دیکر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں۔ مال حسب منشاء اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا۔ نوٹ:۔ ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ **قاضی غلام حسن احمدی** متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ پنجاب



# تپدق کا علاج

دق کی بیماری پھیپھڑے کی ہو۔ یا آنتوں کی۔ اس کے لئے کندن کا طریقہ شرطیہ طور پر دوسرے تمام علاجوں سے زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہوا ہے۔ اس نیز بہدف طریقہ علاج کی پوری تفصیل معلوم کرنے کے لئے نیچے کے پتہ سے رسالہ تپدق کا علاج مفت منگوا کر پڑھیں۔ اور بیمار کا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے اس بیماری کے لئے دنیا کے سب سے بہتر علاج سے فائدہ اٹھائیں۔

**کندن کیمیکل ورکس۔ نئی دہلی**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

**نئی دہلی** ۳۱ مارچ۔ اسمبلی میں مسٹر غیاث الدین نے انڈین میڈیکل سروس میں نسلی امتیاز روا رکھے جانے کے خلاف احتجاج کے طور پر جو تحریک پیش کی تھی۔ وہ ۶۰ آراء کی موافقت اور ۴۵ آراء کی مخالفت سے منظور ہو گئی۔

**لاہور** ۳۱ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ پنجاب میں مجلس وزراء کی ترتیب حسب ذیل ہوگی۔ سردار سر سکندر حیات خان چیف منسٹر۔ سردار سر سندر سنگھ مجیٹھیہ ریونیو منسٹر رائے بہادر چوہدری چھوٹو رام منسٹر آف ڈویلپمنٹ مسٹر منوہر لال فنانس ممبر۔ میجر ملک خضر حیات خان منسٹر پبلک ورکس آنریبل میاں عبدالحی ایجوکیشن منسٹر۔

**نئی دہلی** ۳۱ مارچ۔ ٹیرف ایکٹ کے ماتحت ایک اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بعض اقسام کے مصنوعی ریشم کے کپڑوں پر یکم اپریل سے ایک آنہ فی مربع گز کے حساب سے محصول زیادہ کر دیا گیا ہے۔

**لاہور** ۳۱ مارچ۔ پانی پت کے متعلق گذشتہ اعلان کے سلسلہ میں ایک اور سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گولی چلنے سے ۷ مسلمان ہلاک ہوئے۔ اور ۱۲ اشخاص کے زخموں کا علاج پانی پت کے ہسپتال میں ہو رہا ہے۔ فساد کے دوران میں ایک ہندو عورت کی موت کی اطلاع بے بنیاد ہے۔ پانی پت میں اب صورت حالات پُر سکون ہے۔ اور دکانیں دوبارہ کھلنی شروع ہو گئی ہیں۔

**کراچی** ۳۱ مارچ۔ کراچی میں دیسی ساخت کے ایک بم کے پھٹنے سے دو لڑکے ہلاک اور تین شدید مجروح ہوئے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چند لڑکوں نے بم کوڑے کرکٹ میں چھپا ہوا دیکھا۔ وہ اسے اٹھا کر لے گئے۔ اور وہاں انہوں نے کلہاڑی سے اسے کھولنے کی کوشش کی۔ جس کے نتیجہ میں بم پھٹ گیا۔

**پشاور** ۳۱ مارچ۔ ہز ایکسی لینسی گورنر سرحد نے سر عبدالقیوم خان کو وزیر امور داخلہ مقرر کیا ہے۔ جس میں تعلیم اور حفظان صحت کے شعبے شامل ہیں۔ رائے بہادر رہبر چند کھنہ کو وزیر بلدیات مقرر کیا گیا ہے۔ جس میں ریونیو اور لوکل سیلف گورنمنٹ کے شعبے بھی شامل ہیں۔ آنریبل خان بہادر سعد اللہ خان کو وزیر زراعت مقرر کیا گیا ہے۔

**بمبئی** ۳۱ مارچ۔ گورنر بمبئی نے سر ڈی ایس کوپر کو وزارت مرتب کرنے کی دعوت دی تھی۔ چنانچہ آخر الذکر نے اپنی مرتب کردہ وزارت کی فہرست پیش کر دی ہے۔ جو ان کے علاوہ حسب ذیل اشخاص پر مشتمل ہے۔ سر ایس ٹی کامبلی۔ مسٹر جمنا داس ایم مہتہ اور مسٹر حسین علی رحمت اللہ۔ مسٹر حسین علی رحمت اللہ مجلس وضع قوانین کے رکن نہیں۔ لیکن انہیں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی رو سے حاصل خاص اختیارات سے لیا گیا ہے۔

**ناگپور** ۳۱ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ مسٹر راگھوندر راؤ نے کل شام گورنر سی پی سے ملاقات کی اور اپنی مرتب کردہ وزارت کے ارکان کے نام پیش کئے۔ اس فہرست کے مطابق مسٹر راؤ چیف منسٹر ہونگے۔ اور ان کے ساتھ بی جی کھاپرڈے۔ ایس ڈبلیو اے رضوی اور دھرم راؤ ہونگے۔ ہز ایکسی لینسی نے یہ مجوزہ نام منظور کر لئے ہیں۔

**کلکتہ** ۳۱ مارچ۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ بنگال کی مجلس وزراء میں شعبوں کی تقسیم حسب ذیل طریق پر کی گئی ہے۔ مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم و وزیر تعلیم۔ مسٹر این آر سرکار وزیر مال۔ سر ناظم الدین وزیر نظم و نسق سر بی پی سنگھ رائے وزیر ریونیو۔ نواب صاحب آف ڈھاکہ وزیر زراعت صنعت مہاراجہ صاحب قاسم بازار وزیر مواصلات۔ مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی وزیر تجارت ولیبر۔ نواب مشرف حسین وزیر جوڈیشل ولیجسلیٹو مولوی نوشیر علی وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ۔ مسٹر پی ڈی رائے کوٹ وزیر آبکاری و جنگلات مسٹر ایم۔ بی ملک وزیر محکمہ امداد باہمی اور اصلاح دیہات ٭ ایسوشی ایٹڈ پریس کو یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیروں کی تنخواہیں حسب ذیل ہوں گی۔ مسٹر فضل الحق ۳ ہزار روپیہ ماہوار۔ مسٹر سرکار۔ سر ناظم الدین۔ سر سنگھ رائے۔ نواب صاحب ڈھاکہ مہاراجہ قاسم بازار اور سر سہروردی اڑھائی ہزار روپیہ ماہوار اور آخری چاروں کی دو دو ہزار روپیہ ماہوار۔

**راولپنڈی** ۳۱ مارچ۔ وزیرستان کی خطرناک صورت حالات کے پیش نظر وزیرستان کی سڑکوں پر چلنے پھرنے کے لئے مزید پابندیاں عاید کر دی گئی ہیں۔ فوج۔ ہوائی فوج اور پولیٹیکل افسروں کے سوا وزیرستان میں ہر شخص کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ بنوں کی پولیس نے بھی حکم دے دیا ہے۔ کہ بنوں شہر کے دروازے شام کے چھ بجے بند کر دئے جائیں۔ محکمہ سول کے تمام ملازموں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ پانچ بجے شہر میں داخل ہو جایا کریں۔ پشاور کوہاٹ۔ ہری پور۔ ہزارہ۔ پولیس کی بھاری جمعیتیں بنوں پہنچ گئی ہیں۔ بنوں کے دروازوں اور شہر کے قرب وجوار کے اہم مقامات پر پولیس کے زبردست پہرے مقرر ہیں۔

**مالاغہ** ۳۱ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ الجیکراس میں متعین اطالوی فوج کے بیس سپاہی اور متعدد سارجنٹ اس الزام میں گولی سے اڑا دئے گئے ہیں۔ کہ انہوں نے نیشنلسٹوں کے خلاف سازش کرنے کی کوشش کی تھی۔

**لنڈن** یکم اپریل۔ آج جب کہ ہندوستان میں جدید آئین کا آغاز ہو رہا ہے۔ ملک معظم شہنشاہ معظم نے ہندوستانیوں کے نام حسب ذیل پیغام بھیجا ہے۔ "آج ان آئینی اصلاحات کے ایک حصہ پر عمل درآمد شروع ہو رہا ہے۔ جو ہندوستانیوں اور اہل برطانیہ دونوں کے فکر وعمل کا نتیجہ ہے میں آج اپنی ہندوستانی رعایا کو یہ یقین دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر میرے خیالات اور میری خیر خواہی ان کے ساتھ ہے۔ آج ہندوستان میں ایک نئے باب کا آغاز ہونے والا ہے۔ اور میری یہ زبردست خواہش ہے۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اہل ہند کو جو مواقع بہم پہنچائے گئے ہیں وہ انہیں عقلمندی اور وسیع القلبی کے ساتھ میری تمام ہندوستانی رعایا کی مستقل بہبودی کے لئے استعمال کریں۔"

**جوہنس برگ** ۳۱ مارچ یہ رپورٹ ہے کہ کان میں حادثہ کے نتیجہ میں ایک یورپین اور ۴۳ کان کن ہلاک ہو گئے

**الہ آباد** ۳۱ مارچ۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سر شاہ محمد سلیمان کے فیڈرل کورٹ کے جج مقرر کئے جانے پر مسٹر جسٹس ٹھوم کو الہ آباد ہائی کورٹ کا چیف جسٹس مقرر کیا جائے گا۔

**لاہور** ۳۱ مارچ۔ لاہور ہائیکورٹ کے مکمل بینچ نے۔ جو آنریبل چیف جسٹس مسٹر جسٹس ایڈیسن اور مسٹر جسٹس بخشی ٹیک چند پر مشتمل تھا۔ ہندو سبھا کی بہاولپور تحقیقاتی کمیٹی رپورٹ کے متعلق گورنمنٹ کے حکم ضبطی کے خلاف پنجاب پراونشل ہندو سبھا کی درخواست کا فیصلہ سنا دیا۔ اور درخواست کو مسترد کر دیا۔ آنریبل چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس ایڈیسن فیصلہ میں متحد ہیں لیکن مسٹر بخشی ٹیک چند نے اس فیصلہ سے اختلاف کیا ہے۔

**امرتسر** ۳۱ مارچ۔ گیہوں چاندی ۴ روپے ۱۱ آنے سے ۳ روپے ۱۲ آنے تک نخود چاندی ۲ روپے ۷ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۵ آنے سے ۷ روپے ۱۲ آنے تک سونا ۳۶ روپے ۱ آنہ اور چاندی ۵۳ روپے ۸ آنے ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah


# نارتھ ویسٹرن ریلوے

لاہور میں نارتھ ویسٹرن ریلوے یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے ریلوے پارسلوں کو مکتوب الیہ اور اس کی جائے رہائش تک پہنچانے کا طریق جاری کرے گی۔ تمام سٹیشنوں سے لاہور کو پارسل بازاروں میں تقسیم کیلئے چالیس سیر تک دو آنہ زائد شرح پر اور چالیس سیر سے زائد ہر بیس سیر یا اس کی کسر کے لئے ایک آنہ مزید شرح پر بک کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن پیس گڈس پارچہ جات کے بنڈل بیمہ شدہ اور وی پی پارسل اور اسلحہ اور بارود کے پارسل جو گورنمنٹ یا پبلک اکاؤنٹ پر بک کئے گئے ہوں۔ مستثنےٰ ہوں گے۔ یہ تفصیلات معلوم کرنے کے لئے کہ کونسی سڑکوں پر اس تقسیم کا طریق معرض عمل میں آئیگا۔ براہ مہربانی لاہور کے روزانہ اخبارات مورخہ ۱۴، ۲۱، اور ۲۸ مارچ ۱۹۳۷ء کے اندراجات ملاحظہ فرمائیں۔

ایجنٹ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور


## محلہ دارالرحمت میں بعض بہت اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت

اس وقت اس محلہ کے شروع کے بلاکوں میں چند قطعات قابل فروخت ہیں۔ جو مسجد محلہ۔ مسجد اقصیٰ۔ مسجد مبارک۔ ڈاکخانہ۔ بڑے بازار۔ ہسپتال اور نصرت گرلز ہائی سکول و کالج کے بہت قریب واقع ہیں۔ ان کے محل وقوع اور شکل کو واضح کرنے کیلئے ذیل میں اس محلہ کا نقشہ دیا جاتا ہے۔ اس نقشہ کے جو قطعات ابھی تک آبادی میں شامل نہیں شمار کئے گئے۔ ان میں نمبر نہیں دئے گئے۔ اس نقشہ کا پیمانہ ۲۰۰ فٹ فی انچ ہے۔ اور چند قطعات کو چھوڑ کر جن کی شکلیں مختلف ہیں باقی ہر قطعہ کی شرقی اور غربی حدیں ۶۰-۶۰ فٹ کی ہیں۔ اور شمالی اور جنوبی حدیں ۷۵-۷۵ فٹ کی اور ایسا ہر قطعہ ایک ایک کنال کا ہے۔ ایسے ہر قطعہ کے دو طرف راستہ ہے۔ ایک شمال یا جنوب کا اور ایک شرقی یا غربی جانب۔ ان راستوں میں سے ترتیب وار ایک بیس فٹ کا اور دوسرا دس فٹ کا

اس وقت جو قطعات قابل فروخت ہیں۔ وہ مع نرخ حسب ذیل ہیں:۔ (۱) بلاک ۱ قطعات ۱۸، ۲۰، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۶، ۲۹، ۳۰ فی مرلہ (۲) بلاک ۱ قطعہ ۲۱ فی مرلہ (۳) بلاک ۱ قطعہ ۳۲ فی مرلہ (۴) بلاک ۳ قطعات ۳۹، ۴۲ فی مرلہ (۵) بلاک ۴ قطعات ۳۷، ۳۸، ۵۰ فی مرلہ

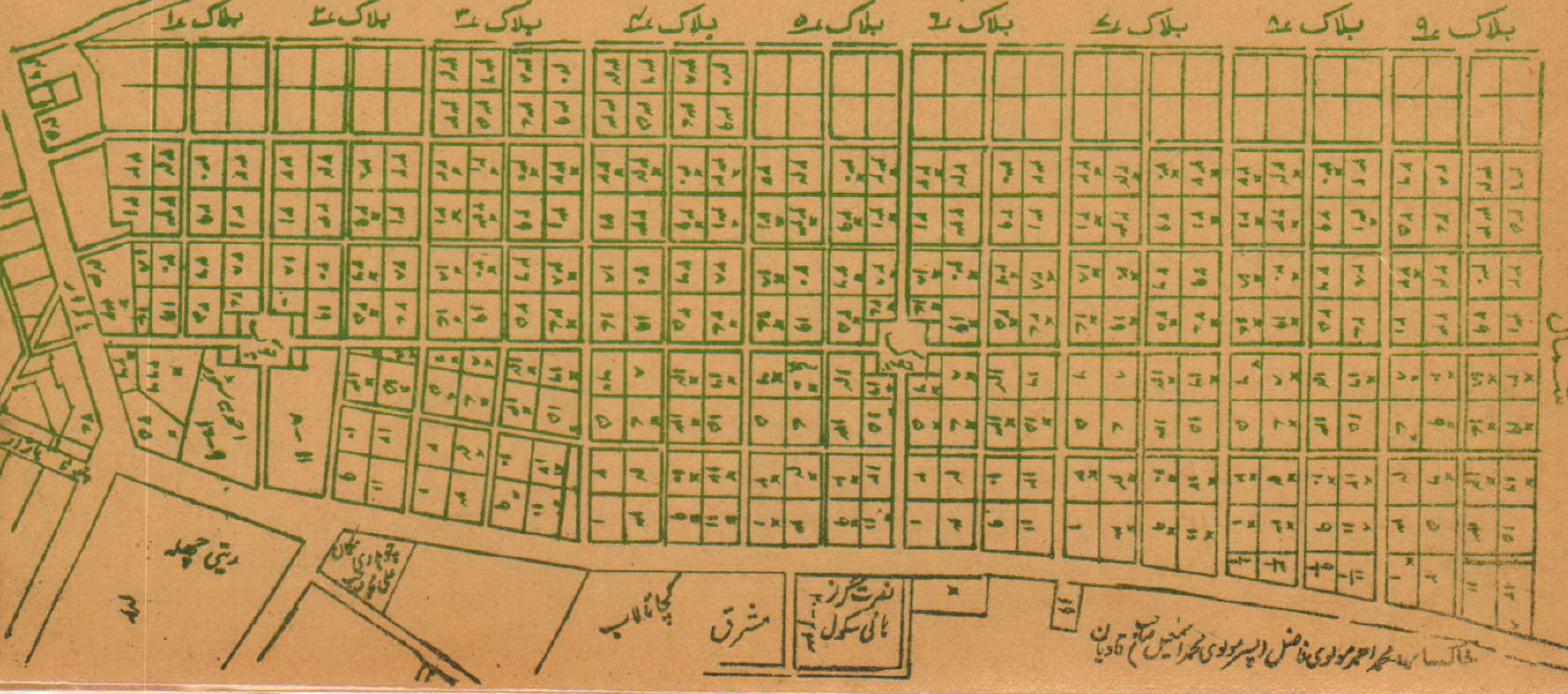


خاکسار محمد احمد مولوی فاضل پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم قادیان